بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۴۴

الفضل

قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

یوم جمعہ

قیمت ڈیڑھ آنہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہئے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ فتح ۱۳۲۰ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پہلے کی نسبت افاقہ ہے ۔ مگر ابھی پورے طور پر صحت نہیں ہوئی ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے ۔

جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو ضعف معدہ کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ۔

جلد ۲۹ | ۱۲ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش | ۲۲ ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ ھ | ۱۲ ماہ دسمبر ۱۹۴۱ ء | نمبر ۲۸۱

خطبہ جمعہ

(۱) تحریک جدید کے آٹھویں سال میں صحیح معنوں میں قربانی کیجائے

(۲) جلسہ سالانہ کو کامیاب بنانے کے لئے ضروری ہدایات

(۳) مولوی محمد علی صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش

مرتبہ :- شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

میرا ارادہ تو آج جلسہ سالانہ کے متعلق اور تحریک جدید کے متعلق کچھ کہنے کا تھا ۔ مگر خطبہ سے کچھ منٹ پہلے قریباً ۲۰ - ۲۵ منٹ پہلے مجھے ایک رجسٹری خط ملا ہے ۔ جس میں مولوی

محمد علی صاحب کی طرف سے ایک کھلی چٹھی

میرے نام ہے ۔ اس لئے اس کے ایک سوال کو بھی میں نے خطبہ میں شامل کرنا مناسب سمجھا پس آج کا خطبہ متفرق باتوں پر مشتمل ہوگا ۔

(۱)

سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں ۔ کہ اس نے ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی ۔ کہ دوست تحریک جدید کے سلسلہ میں چندے ادا کرنے والے ۔ یا اس کے لئے وعدہ کرنے والے بنے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک ۲۵ ہزار روپیہ تک کے وعدے آ چکے ہیں ۔ (خطبہ کی صحت کے وقت تک

اڑتیس ہزار روپے کے وعدے

آ چکے ہیں) ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنہوں نے خطبہ کو سُنکر اپنے چندوں میں زیادتیاں کی ہیں ۔ اور ایسے بھی سعید ہیں جن کو خطبہ ابھی نہیں پہونچا ۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اپنے پہلے چندہ سے کافی زیادتی کی ہے ۔ اور بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے خطبہ پڑھنے سے پہلے ہی اپنے چندے لکھوا دیئے ہیں ۔ اور خطبہ کے مضمون سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اس کے فائدہ نہیں اُٹھا سکے ۔ اور حسب دستور سابق تھوڑی سی زیادتی کے ساتھ وعدے لکھوا دیئے ہیں ۔ حالانکہ اگر وُہ قربانی کی کوشش کرتے تو اور بھی کر سکتے تھے ۔ پھر ایسے بھی ہیں ۔ جو پہلے کوتاہی کر رہے تھے ۔ اور اپنی حیثیت سے کم چندے لکھوا رہے تھے ۔ اور انہوں نے میرا خطبہ پڑھنے کا انتظار نہ کیا ۔ اور اس سال بھی حسب سابق ہی چندہ لکھوا دیا ۔ جو ان کے لئے قربانی نہیں کہلا سکتی ۔ مجھے امید ہے ۔ کہ خطبہ کی اشاعت کے بعد دوست اس کے مضمون کو اچھی طرح ذہن میں رکھ لیں گے ۔

قادیان کے دوستوں کو یہ فضیلت

حاصل ہے ۔ کہ وُہ ہر تحریک کو پہلے سُن لیتے ہیں ۔ اور باہر والے جب خطبہ اخبار میں چھپکر جاتا ہے ۔ تو اسے پڑھتے ہیں خطبہ کل شائع ہو جائے گا ۔ کیونکہ میں نے گزشتہ خطبہ کل ہی دیکھ کر دیا ہے ۔ چاہیئے تو یہ تھا ۔ کہ پہلے شائع ہو جاتا ۔ مگر مجھے بعض ضروری کام تھے ۔ "الفضل" والوں نے یاددہانی نہ کرائی ۔ اور پرسوں میں نے اتفاقاً ایک جگہ پڑا دیکھا ۔ تو خیال آیا ۔ کہ اسے دیکھ دوں ایسے خطبات کے متعلق جلدی جلدی یاددہانی کرائی جانی چاہیئے ۔ تا وُہ حتی الامکان جلد چھپ سکیں ۔

بہرحال تحریک شائع ہو چکی ہے ۔ اور جماعت کا ایک حصہ وعدے لکھوا بھی چکا ہے ان میں سے

کثیر حصہ

تو ایسا ہے ۔ جو قربانی کرنے والا ہے ۔ اور ایک قلیل حصہ ایسا ہے ۔ جس کے چندے یا وعدے قربانی نہیں کہلا سکتے ۔ میں ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ وُہ صحیح معنوں میں قربانی کرنے کی کوشش کریں ۔ یہ دینی کام ہے ۔ اور ہمارے تمام کام دراصل دعاؤں سے ہی تعلق رکھتے ہیں ۔ مگر دوست واقف نہ ہونے کی وجہ سے بہت بڑے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں ۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ جب بھی کوئی دینی تحریک ہو ۔ انہیں فوراً

دُعائیں کرنے میں لگ جانا چاہیئے

کہ اللہ تعالیٰ اسے زیادہ سے زیادہ کامیاب بنائے ۔ انفرادی طور پر بھی ۔ اور اجتماعی طور پر بھی ۔ اس کے دو فائدے ہوتے ہیں ۔ ایک تو یہ کہ دُعائیں اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچتی ہیں ۔ اور جماعت کے کمزور اور طاقتور دونوں کو قربانی کا موقعہ مل جاتا ہے ۔ اور انفرادی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے ۔ کہ ایسے دوستوں پر بھی اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے ۔ جو

دینی تحریکات کی کامیابی

کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے ہیں ۔ جب تم خدا تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو ۔ اس لئے کہ وُہ کسی دینی کام کو پُورا کرے (دینی کام دراصل خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے) تو تم گویا اس سے دُعا کرتے ہو ۔ کہ وُہ اپنا کام کرے اور جب تم خدا تعالیٰ کے کام کے لئے اس سے دُعا کرتے ہو ۔ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے ۔ کہ میرا بندہ میرا کام کر رہا ہے ۔ لاؤ میں بھی اس کا کام کروں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ کے بہترین فضلوں کو جذب کرنے والی دعاؤں میں سے ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ جب بھی کوئی

دینی تحریک

ہو۔ مومن دُعاؤں میں لگ جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے کامیاب کرے۔ اور اگر کوئی مومن کسی دینی تحریک کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور رقت وزاری کے ساتھ کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں کسی کو اس میں حصہ لینے کی توفیق مل جاتی ہے۔ تو خواہ وہ دنیا کے کسی کنارے پر رہنے والا ہو۔ اس کا ثواب اسے بھی ملے گا۔ جب کوئی مومن کسی دینی تحریک کی کامیابی کے لئے بڑی دُعا کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اس بندے نے بڑی دعا کی ہے۔ اس کے نتیجہ میں اسے کچھ ضرور دینا ہے۔ اور وہ کسی دور مقام پر رہنے والے کسی شخص کے دل میں یہ جوش پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ اس میں زیادہ حصہ لے۔ اور اس کا ثواب اس کے نام بھی لکھا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی

روحانی تحریک

سے اسے خدمت دین کا موقعہ ملا۔ مگر اس کے علاوہ بھی اللہ تعالےٰ کہے گا۔ کہ ہمارے بندے نے ہمارے کام کی خاطر دُعا کی ہے۔ اور ہمارے پاس آیا ہے۔ کہ ہم اپنا کام کریں۔ اس نے ہمارے کام کی فکر کی ہے۔ ہم اس کے کاموں کی فکر کیوں نہ کریں۔ تو اس دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ خود اس کے کاموں کا بھی متکفل ہو جائیگا۔ اور اس کے کام خود کرنے لگے گا۔ اگر کوئی سچے دل سے یہ گُر آزمائے۔ تو اسے

ولایت کا مقام

حاصل ہو جائے گا۔ ولایت اسی کا نام ہے۔ اولیاء اور صلحاء کے کاموں کے خدا تعالےٰ کے متکفل ہو جانے کی کیا وجہ ہے۔ یہی کہ وہ خدا تعالےٰ کے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالےٰ ان کے کاموں کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اور اسی کا نام ولایت ہے۔ وُہ خدا تعالےٰ کے کام کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ ان کے

کرتا ہے۔ اور جو انسان خدا تعالےٰ کا کام تو نہ کر سکے۔ مگر اس کے مکمل ہو جانے کی دعا کرتا رہے۔ تو اس کا مطلب بھی کام کرنے کا ہی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں بھی خدا تعالےٰ اس انسان کے کام کرنے لگ جاتا ہے۔

غرض جو بندہ خدا تعالےٰ کے کاموں کو اپنا لیتا ہے۔ وہ گویا

خدا تعالےٰ کا ولی

بن جاتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اس کے کاموں کو اپنا لیتا۔ اور اس کا ولی بن جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی ولایت کے یہ معنی نہیں۔ کہ جس طرح دو شخص باہم فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ آؤ ایک دوسرے کے دوست بن جائیں۔ اور پھر دعوت کرتے ہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی ولایت اسی طرح ہوتی ہے۔ کہ بعض بندے خدا تعالےٰ کے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ انکے کاموں کا کفیل ہو جاتا ہے اسی کا نام ولایت ہے۔ پس دوستوں کو اس موقعہ پر بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جب کوئی نئی تحریک ہو تو خواہ کوئی کہے یا نہ کہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے دعائیں کرنے میں لگ جائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے۔ پھر وہ دیکھیں گے کہ اللہ تعالےٰ کس طرح ان کے

مصائب اور مشکلات

کو دُور کرتا ہے۔ یہ نہیں کہ پھر ان پر کوئی مشکل یا مصیبت آئے گی نہیں۔ مصائب اور مشکلات دنیا میں آتی تو ضرور ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے انبیاء پر بھی مشکلات آتی ہیں۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی مصائب اور مشکلات آئیں۔ تو پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ تم پر نہ آئیں۔ مگر یہ مصائب اور مشکلات کوئی چیز نہیں ہیں۔ اصل مصیبت وُہ ہوتی ہے جو انسان کو تباہ کر دے۔ اور ایسی مشکلات تم پر کبھی نہ آئیں گی۔ ایک دفعہ مجھے

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ایک نوٹ

ملا۔ جو سالہا میں تشحیذ الاذہان میں شائع بھی کروا چکا ہوں۔ اس میں آپ نے

لکھا ہے۔ کہ خواہ ساری دُنیا میری مخالف ہو جائے مجھے اس کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ کا مجھ پر اتنا فضل ہے۔ کہ جب دُنیا سو جاتی ہے۔ وہ آسمان سے اتر کر مجھے تسلی دیتا ہے۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور جس شخص کو خدا تعالےٰ یہ تسلی دے۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اس کے دل میں غم کہاں آ سکتا ہے۔ دُنیا کا

سب سے زیادہ مظلوم وجود

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تھا۔ مگر سب سے زیادہ خوش وجود بھی آپ ہی کا تھا۔ سب سے زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا وجود آپ کا تھا۔ مگر قیامت تک آپ سے زیادہ خوش وجود بھی اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ آپ لوگوں پر مشکلات نہ آئیں گی۔ بعض نادان ایسے ہوتے ہیں۔ کہ دو تین روز نمازیں پڑھیں۔ یا چند روز دُعائیں کیں تو کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ جی بڑی نمازیں پڑھیں۔ بڑی دُعائیں کیں۔ مگر کچھ نہیں بنتا۔ پھر بھی مشکلات دُور نہیں ہوئیں حالانکہ مشکلات تو انبیاءؑ پر بھی آتی ہیں۔ اور مومنوں پر بھی ضرور آتی ہیں۔ پس میں یہ نہیں کہتا۔ کہ آپ پر مشکلات یا مصائب نہ آئیں گی۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کو تباہ نہیں کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک واقعہ

ہے جو گورداسپور میں ہوا۔ میں تو اس مجلس میں نہ تھا۔ گو اس وقت گورداسپور میں موجود تھا۔ مجھ سے ایک اس مجلس میں موجود راوی نے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ اور دوست پاس دری پر بیٹھے تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب اور دوسرے دوست جو مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔ بہت گھبرائے ہوئے آئے۔ اور کہا کہ حضور

بہت خطرناک خبر

سنی ہے۔ ہم لاہور گئے ہوئے تھے۔ وہاں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں آریوں کی خاص مجلس منعقد ہوئی۔ اور یہ مجسٹریٹ جس کے

پاس مقدمہ ہے۔ یہ بھی اس میں شامل تھا۔ آریوں نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ کہ مرزا صاحب ہمارے مذہب کے سخت مخالف ہیں۔ انہیں ضرور سزا دے دو۔ خواہ ایک دن کے لئے ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں جیل میں ضرور بھیجدو۔ یہ تمہاری ایک

قومی خدمت

ہو گی۔ اور وہ وہاں یہ وعدہ بھی کر آیا ہے۔ کہ میں ضرور ایسا کروں گا۔ مجھ سے راوی نے بیان کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے لیٹے ہوئے تھے پھر کہنی پر ٹیک لگا کر پہلو کے بل ہو گئے۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ خواجہ صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔

خدا تعالےٰ کے شیر پر بھی کوئی ہاتھ ڈال سکتا ہے

تو مومن کو مشکلات تو آتی ہیں۔ مگر یہ مشکلات ایسی نہیں ہوتیں۔ کہ اسے تباہ کر دیں۔ بڑی مشکل وُہ ہوتی ہے۔ جو انسان کو تباہ کر دے ورنہ دنیا میں مشکلات آتی ہی ہیں۔ زمیندار کو دیکھو سخت سردی میں چل چلاتا ہے۔ کھیتوں کو پانی لگاتا ہے۔ مگر وُہ اسے مشکل نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے۔ کہ اس کے بدلہ میں اسے فائدہ ہوگا۔ مشکل انسان اُسے سمجھتا ہے۔ جس کے بدلہ میں وُہ سمجھے۔ کہ اس پر تباہی آ جائیگی عورت کو دیکھو۔ اپنے بچہ کو وُہ کس طرح پالتی ہے۔ کتنی مصیبتیں اس کے لئے جھیلتی ہے۔ مگر ایک بچہ ابھی اس کی گود سے اُترتا نہیں۔ کہ دُعائیں کرنے لگ جاتی ہے۔ کہ خدا پھر میری گود ہری کرے اور اس کی اس دُعا کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ خدایا میں پھر پیشاب سے بھیگوں پھر میرا

خون چوسنے والا

کوئی پیدا ہو۔ اسی طرح اگر ماں باپ ایسی دُعا کریں تو اس کے معنے یہ ہوں گے۔ کہ ایک اور روٹی کھانے والا پیدا ہو جائے۔ ایک اور کمرہ سنبھالنے والا ہو۔ ایک اور تعلیم پر خرچ کرانے والا ہو۔ ایک اور رد و کد اس کے آرام میں خلل ڈالنے والا ہو۔ تو ماں باپ کے لئے اولاد کا ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

231

بظاہر تکلیف کا موجب

ہوتا ہے۔ مگر کیا ان مشکلات کو کوئی مشکل کہتا ہے۔ اگر کوئی اسے مشکل کہے تو ہر شخص کہے گا۔ کہ اس بے چارے کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

تو ان باتوں کا نام مشکل نہیں۔

مشکل اسے کہتے ہیں

جس کے نتیجہ میں انسان کو تباہی کا ڈر ہو۔ جس کے بدلہ میں انعام ملنے والا ہو۔ اسے کوئی مشکل نہیں کہتا۔ اور اسے مشکل کہنے والے کو کوئی باہوش انسان نہیں سمجھتا۔

غرض میری بات سے یہ دھوکا نہ کھاؤ۔ کہ کوئی مشکل آئے گی ہی نہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ چند روز دُعائیں کرو۔ اور پھر کہو۔ کہ جی دیکھ لیا۔ بڑے خطبے پڑھتے تھے۔ کہ مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ مگر وُہ بدستور ہیں۔ بعض لوگ چند دن نمازیں پڑھ لیں۔ تو کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ بہت نمازیں پڑھیں۔ بڑے روزے رکھے۔ مگر ملا ملایا کچھ بھی نہیں درحقیقت "کچھ" کے معنے ان کے نزدیک اور ہوتے ہیں۔ اور

اللہ تعالےٰ کے نزدیک کچھ اور

ان کی مثال اس میراثی کی سی ہوتی ہے جس کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ اس نے کسی مولوی کا وعظ سُنا۔ کہ نمازیں پڑھنے میں بڑے فائدے ہیں۔ دیہاتیوں کے نزدیک تو "فائدہ" اسی کو کہتے ہیں۔ جو فوراً مل جائے۔ اس نے مولوی صاحب سے پُوچھا۔ کہ نماز سے کیا فائدہ ہوتا ہے۔ وُہ کچھ اور تو نہ بتا سکا۔ صرف یہ کہا۔ کہ مُونہہ پر نُور برسنے لگتا ہے۔ اس نے سوچا۔ کہ چلو نور ہی سہی۔ اور نماز شروع کر دی۔ صبح کی نماز کا وقت آیا۔ تو سردی بہت تھی۔ اس نے مولوی سے سُنا تھا۔ کہ تیمم سے بھی نماز ہو جاتی ہے۔ اس نے اندھیرے میں ہی تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ اور جب ذرا روشنی ہُوئی۔ تو بیوی سے کہا۔ کہ دیکھو تو سہی۔ میرے چہرہ پر کوئی نور ہے اس نے کہا۔ کہ مجھے تو پتہ نہیں۔ نور کیا ہوتا ہے۔ لیکن تمہارے مونہہ پر سیاہی آ گئے سے زیادہ ہے۔ اصل بات یہ تھی۔ کہ اس نے اندھیرے میں تیمم کرنے کے لئے جو ہاتھ مارے۔ تو وُہ توے پر پڑے اور ہاتھوں پر بھی اور مونہہ پر بھی سیاہی لگ گئی۔ جب بیوی نے کہا۔ کہ مُونہہ پر سیاہی زیادہ ہے۔ تو اُس نے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔ اور کہا۔ کہ اگر نور کالا ہوتا ہے۔ تو پھر تو گٹھا باندھ کر آیا ہے دیکھ لو۔ میرے ہاتھ بھی کالے ہیں۔ تو

دُنیا میں ایک طبقہ

ایسا بھی ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی باتوں کو بھی جسمانیات کی طرف لے جاتا ہے۔ اور ایسے لوگوں کو مَیں متنبہ کرتا ہُوں کہ میری اس بات سے وُہ دھوکا میں نہ پڑیں۔

مصائب اور مشکلات انبیاء کا خاصہ ہے

حدیث میں آتا ہے۔ کہ جتنا کوئی شخص خدا تعالےٰ کا پیارا ہوتا ہے۔ اُتنا ہی وُہ زیادہ مشکلات میں گھرا ہُوا ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے برکات کے وعدہ سے میرا مطلب وُہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے لئے برکت دینے کا رنگ ہے۔

(۲) میرے خُطبہ کی دُوسری بات

یہ ہے۔ کہ ہمارا جلسہ سالانہ سر پر آ گیا ہے۔ اور اس موقعہ پر بہت سے آدمیوں اور بہت سے مکانوں کی ضرورت ہوتی ہے پچھلے سال مکانات کی بہت تکلیف ہو گئی تھی۔ مگر پھر اللہ تعالےٰ نے فضل کر دیا۔ اور احباب جماعت کے دلوں میں جوش پیدا کر دیا۔ اور انہوں نے مکانات خالی کر دیئے۔ اب کے میں پھر

دوستوں کو خصوصیت کے ساتھ نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ اول تو کام کے لئے جتنے زیادہ سے زیادہ دوست اپنے آپ کو پیش کر سکیں۔ کریں۔ اس موقعہ پر ہزاروں لوگ باہر سے آتے ہیں۔ اور ان کی مہمان نوازی کے لئے بہت سے آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی کے گھر میں چار پانچ مہمان آ جائیں۔ تو کس طرح وہ خود اس کی بیوی اور بچے کام میں لگے ہوتے ہیں۔ تب جا کر انتظام درست ہوتا ہے تو جہاں

۲۵ - ۳۰ - ہزار بلکہ بعض مواقع پر اس سے بھی زیادہ

مہمان آئیں۔ ان کے لئے کس قدر آدمیوں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ ہماری جماعت کے لئے تو اللہ تعالےٰ نے مشق کا سامان کر دیا ہے۔ اور انہیں ہر سال مشق ہوتی رہتی ہے۔ ہر سال مہمان آتے ہیں۔ اور وُہ ہر سال مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں انہیں ہر سال مشق ہو جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے کام میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس مشق کا موقعہ باہر کسی جگہ حاصل نہیں ہوتا۔ جس طرح فوج کو باقاعدہ مشق کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح ہمارے ہاں بھی

ہر سال مشق

ہو جاتی ہے۔ فوج میں لاکھوں انسانوں کو کھانا مہیّا کرنا ہوتا ہے۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ ہر وقت کی روٹی ان کو مل سکے۔ اس کے لئے

کمسریٹ کا علیحدہ محکمہ

قائم ہوتا ہے۔ جسے کھانا تیار کرنے۔ اور وقت پر پہونچانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔ کھانا پہونچانے کے طریق بتائے جاتے ہیں۔ اور ان کو لاریاں موٹریں اور دیگر ضروری سامان مہیا کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اتفاقی حوادث کا مقابلہ کرنے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور اس وجہ سے ان لاکھوں لوگوں کو خوراک پہونچ جاتی ہے۔ اسی طرح یہاں کے لوگوں کو بھی چونکہ ہر سال مشق کا موقعہ ملتا ہے۔ اس لئے کام میں سہولت ہو جاتی ہے۔

اتنی مہمان داری

جتنی یہاں ہوتی ہے۔ اور کسی جگہ نہیں ہوتی۔ بڑے بڑے عُرسوں پر بھی زیادہ سے زیادہ ایک وقت کی روٹی دی جاتی ہے۔ اور وُہ بھی بعض جگہ تو صرف دو دو روٹیاں دے دی جاتی ہیں۔ اور بعض جگہ دو دو روٹیاں اور ساتھ دال دے دی جاتی ہے۔ عرسوں کے علاوہ بڑے اجتماع کانگرس وغیرہ کے جلسوں پر ہوتے ہیں۔ مگر وہاں دوکانیں کھلوا دی جاتی ہیں۔ کہ لوگ مول لیں۔ اور کھائیں۔ یہ

صرف ہمارا ہی جلسہ

ہوتا ہے۔ جہاں قریباً پندرہ بیس دنوں تک اتنے مہمانوں کو باقاعدہ کھانا کھلایا جاتا ہے۔ اور اس طرح اگر حساب کیا جائے۔ تو لاکھوں کی حاضری ہو جاتی ہے۔ اور یہ کوئی معمولی بات نہیں ایسے موقعہ پر بعض دفعہ رنجشیں بھی ہو جاتی ہیں۔ کسی کو کھانا بروقت نہ مل سکا۔ یا فوراً کوئی جگہ نہ مل سکی۔ تو رنجش پیدا ہو جاتی ہے۔ ہر کام کے لئے

الگ الگ منتظم

مقرر ہوتے ہیں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ پیش آمدہ مشکلات اور ان کے حل سوچے جائیں۔ ان کا ریکارڈ رکھتے جائیں۔ جو

آئندہ کے لئے رہنمائی

کا کام دے۔ سرکاری محکموں کی ترقی اسی طرح ہوتی ہے۔ وُہ رپورٹیں مرتب کرتے رہتے ہیں۔ جن میں آئندہ کے لئے فیصلے بھی درج ہوتے ہیں۔ اگر ہم بھی ایسا انتظام کریں۔ تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔

اس وقت مَیں کارکنوں سے خاص طور پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے نفسوں کو مار کر کام کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کرنے والے بنیں

مہمان کی سختی برداشت کرنا

بھی ثواب کی بات ہے۔ وُہ ناواقف ہوتے ہیں۔ اور باہر سے آتے ہیں۔ پھر بعض تیز ہوتے ہیں۔ جو بعض دفعہ سختی بھی کرتے ہیں جب لاؤڈ سپیکر کا نیا نیا انتظام ہُوا۔ تو چونکہ عورتوں میں بھی میری آواز آسانی سے پہونچ جانے کا انتظام ہو گیا تھا منتظمات نے عورتوں سے کہا۔ کہ کُھل کر بیٹھیں۔ آواز ہر جگہ پہونچے گی۔ زنانہ جلسہ گاہ میں لڑکیاں انتظام کا کام کرتی ہیں اور آنے والی عورتوں کو بٹھاتی ہیں۔ ان میں میری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ باہر سے جو بہت سی دیہاتی عورتوں کا ایک گروہ آیا۔ تو میری ایک لڑکی نے ان سے کہا۔ کہ آپ یہیں بیٹھ جائیں۔ آواز پہونچتی رہے گی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس پر اتنی ناراض ہوئیں۔ کہ انہوں نے میری لڑکی کو نیچے گرا لیا۔ اور اس کے اوپر سے روندتی ہوئی گزر گئیں۔ اور کہا کہ تم ہم کو دھوکا دیتی ہو۔ کہ ان لکڑیوں میں سے آواز آجائے گی۔ تو ناواقفی میں مہمانوں سے ایسی حرکتیں ہو جاتی ہیں۔ مگر چاہیئے کہ ایسے مواقع پر ناراض ہونے کے بجائے صبر و تحمل سے کام لیا جائے۔ اور مہمانوں کی سختی کو برداشت کیا جائے۔ بعض احمدیوں کے ساتھ غیر احمدی بھی ہوتے ہیں۔ اور ان احمدیوں کو احساس ہوتا ہے۔ کہ یہ ہمیں میزبان سمجھتے ہیں۔ اور ان کے آرام کی خاطر مہمان نوازوں سے سختی بھی کر لیتے ہیں۔ اس لئے وہ اگر کسی منتظم کے ساتھ سختی سے بھی پیش آئیں۔ تو چاہیئے کہ وہ آگے سے محبت اور پیار سے ہی جواب دیں۔

چہرہ پر بشاشت ہو

یہ بھی بہت برکت کا موجب ہوتا ہے کہ آدمی کا چہرہ بشاش ہو۔ ایسا بشاش چہرہ انسان کے اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ خشک چہرہ والا اپنے آپ کو بھی جلاتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی جلاتا ہے۔ پس چاہیئے کہ کوئی سختی بھی کرے تو آگے سے یہی کہا جائے۔ کہ آپ جو فرمائیں ٹھیک ہے۔ آپ جس طرح کہیں ہم اسی طرح کریں گے۔ اور چہرہ پر کوئی گھبراہٹ نہ ہو۔ بلکہ بشاشت ہو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

دوسری ضرورت مکانوں کی

ہوتی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ زیادہ سے زیادہ مکان منتظمین کے حوالے کر دیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ اپنے مکان فارغ کر دیئے جائیں۔

تیسری بڑی ضرورت

کھانے کے انتظام کی ہے۔ اس وقت ہر چیز گراں ہو رہی ہے۔ اس وقت پانچ روپیہ من آٹا ہے۔ اور اگر بارش نہ ہوئی تو ساڑھے پانچ چھ روپیہ تک ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے حالات بہت نازک ہیں۔ ہر چیز مہنگی ہو رہی ہے۔ لکڑی جو پہلے دس بارہ آنہ من تھی۔ اب چودہ آنہ اور ایک روپیہ من ہو گئی ہے۔ بلکہ [illegible] سے تو مجھ کو اطلاع ملی ہے۔ کہ ڈیڑھ روپیہ من تک لکڑی کی قیمت ہو گئی ہے۔ اس لئے اس بات کا خاص طور پر انتظام ہونا چاہیئے۔ کہ

کھانا کہیں زائد نہ جائے

اس کے لئے انسپکٹر مقرر ہونے چاہئیں وہ یہ دیکھیں کہ کسی جگہ کھانا زیادہ نہ جائے۔ اور یہ بھی کہ کم نہ دیا جائے۔ اس وجہ سے کہ فی پرچی کھانے کی ایک مقدار معین ہوتی ہے۔ بعض لوگ دس مہمان ہوتے ہیں تو بیس لکھ دیتے ہیں۔ پس کھانا برتانے والے بھی کھانا پورا دیں۔ اگر ایک مہمان پانچ یا دس روٹیاں کھانے والا ہے تو وہ قانون کو کیا کرے پس تعداد صحیح بتائی جائے۔ اور کھانا بھی پورا دیا جائے۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہو گا۔ کہ

صحیح مردم شماری

ہو سکے گی۔ اور دوسرا یہ کہ فریب بھی نہ ہو سکے گا۔ دس مہمان ہوں تو بیس بتا دینا یوں بھی جھوٹ ہے۔ اس لئے جو ایسا کرتا ہے۔ وہ گناہ کرتا ہے۔ اور جو دس کے بجائے آٹھ کا کھانا دیتا ہے۔ وہ بھی غلطی کرتا ہے۔ پس ایسے انسپکٹر مقرر کئے جائیں۔ جو اس بات کی نگرانی کریں۔ کہ

مہمانوں کی تعداد

غلط نہ بتائی جائے۔ اور یہ بھی دیکھیں کہ کھانا پورا ملے۔ پرچی لکھوانے والوں کو کہہ دیا جائے۔ کہ مہمانوں کی تعداد صحیح بتاؤ۔ ہاں اگر کھانا زیادہ درکار ہو تو اتنا ہی دے دیا جائے گا۔ اس سے یہ فائدہ بھی ہو گا۔ کہ بعض مقامی غیر احمدی جو شرارت کرتے ہیں وہ نہ کر سکیں گے۔ اور دھوکا دے کر کھانا لے جانے والوں کی تعداد بہت کم ہو جائے گی۔ جو شخص جتنی روٹی کھاتا ہے۔ اسے اتنی ہی دی جائے۔ اگر کوئی بیس کھانے والا ہے۔ تو اسے بیس ہی دی جائیں۔ ان باتوں کا بہت خیال رکھا جائے۔ میں نے گزشتہ سال اس کی

بعض حکمتیں

بتائی تھیں۔ اور بھی بتا سکتا ہوں۔ مگر یہ موقعہ نہیں۔ پس انسپکٹر ضرور مقرر کئے جائیں۔ اور جس کی پرچی جھوٹی ثابت ہو۔ اسے سزا دی جائے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ کھانا پورا ملے۔ اگر

کھانا پورا ملنے کا انتظام

کر دیا جائے۔ تو پھر جو جھوٹ بولے۔ اسے وہی سزا دی جائے۔ جو جھوٹ بولنے والوں کو ایک سچی قوم کو دینی چاہیئے۔ جھوٹ بولنے والا تو مذہب سے بھی خارج ہوتا ہے۔ اور ایسے شخص کو اگر ہم جماعت سے بھی خارج کر دیں۔ تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ پس جھوٹی پرچیوں کو روکا جائے۔ ہر ایک مہمانوں کی تعداد صحیح بتائے۔ اگر کسی کے گھر میں دس مہمان ہیں۔ اور وہ دس دس روٹیاں کھانے والے ہیں۔ تو وہ بے شک سو روٹیاں لے جائے۔ مگر تعداد اتنی ہی بتائے۔ جتنے درحقیقت مہمان ہیں ؎

اس سلسلہ میں

چوتھی بات

وہی ہے۔ جو میں پہلے کہہ چکا ہوں۔ کہ دوست دعائیں کریں۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ یہ بہت نازک زمانہ ہے۔ ہر چیز گراں ہو رہی ہے۔ پھر جماعت پر تحریک جدید کا بھی بوجھ ہے۔ اس لئے دعائیں کریں۔ اور یہ بھی دعا کریں۔ کہ

اللہ تعالےٰ بارش برسائے*

اس سے جلسہ سالانہ پر بھی آرام ملے گا۔ اور گو جلسہ کے لئے تو گندم خریدی جا چکی ہے۔ لیکن اگر بارش نہ ہوئی۔ تو ایسا قحط پڑنے کا اندیشہ ہے۔ کہ ممکن ہے لوگ پچھلے سالوں کی طرح جلسہ پر نہ آسکیں۔ پس دعائیں کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ قحط کے سامان دور کرے۔ گورنمنٹ دھمکیاں تو بہت دیتی رہتی ہے۔ کہ گندم مہنگی نہ کی جائے۔ اور اس پر

کنٹرول کے اعلان

بھی کرتی رہتی ہے۔ مگر عملاً کرتی کچھ نہیں اس کی مثال بالکل اس بنیئے کی سی ہے جو لڑتے وقت کہتا ہے۔ کہ اب تم گالی دے کر دیکھو۔ میں پنسیری ماروں گا۔ مگر مارتا کبھی نہیں۔ اسی طرح گورنمنٹ بھی دھمکی تو دے دیتی ہے۔ مگر پھر خاموش ہو جاتی ہے۔ وہ قریباً ڈیڑھ ماہ سے

بنیوں والی لڑائی

لڑ رہی ہے۔ وہ دھمکی دیتی ہے۔ کہ اب اگر بھاؤ بڑھا۔ تو کنٹرول قائم کر دیا جائے گا۔ مگر بیوپاری اور بڑھا دیتے ہیں۔ اور وہ پھر خاموش ہو جاتی ہے۔ جب اس نے یہ دھمکیاں شروع کیں۔ اس وقت بھاؤ قریباً چار روپے نو آنے من تھا۔ مگر اب پانچ روپے پانچ آنے بلکہ اس سے بھی زیادہ چڑھ گیا ہے۔ بعض نادان زمیندار ممبروں نے

اسمبلی میں

یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ گندم مہنگی کی جائے۔ اور وہ اس میں زمینداروں کا فائدہ سمجھتے ہیں۔ مگر انہیں یہ شاید معلوم نہیں۔ کہ آج کل کی مہنگائی کا فائدہ زمینداروں کو نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تاجروں کو ہوتا ہے۔ آج کل کس زمیندار کے گھر میں گندم ہوتی ہے۔ اس موسم میں تو بعض زمینداروں کے گھروں میں بیج کے لئے بھی گندم نہیں ہوتی۔ اور زمیندار بے چاروں کی تو یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ ان کا غلّہ نکلتا بعد میں ہے۔ اور بک پہلے جاتا ہے۔ تاہم جیٹھ ہاڑ کی گرانی سے زمینداروں کو کچھ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔

آج کل کی گرانی کا فائدہ

ان کو نہیں بلکہ تاجروں کو پہونچتا ہے۔ تاجروں کا یہ قاعدہ ہے۔ کہ جب زمینداروں کے ہاں گندم ہوتی ہے۔ اس وقت سستی خرید لیتے ہیں۔ اور جب ان کے پاس نہ رہے۔ تو مہنگی کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح لوگوں کو تنگ کرتے۔ اور ملک کو خوب لوٹتے ہیں ؎

(اس خطبہ کے بعد گورنمنٹ کا اعلان ہو گیا ہے۔ اور گو گورنمنٹ نے پورا انتظام نہیں کیا۔ مگر پھر بھی کسی حد تک قیمت گرائی ہے۔ جس سے غرباء کو کچھ فائدہ ہو جائے گا ؎)

پس دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ قحط کے آثار دور کرے۔ اور

* اس خطبہ کے چار دن بعد ایک لمبے عرصہ کے امساک کو توڑ کر خدا تعالےٰ نے بارش برسائی۔ الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

232

مالی مشکلات

کو رفع فرمائے۔ ہمارے جلسہ کو بھی کامیاب بنائے۔ اور ہمیں توفیق دے کہ اس کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں کرسکیں ؛

(۳)

اسکے بعد میں اب اس چٹھی کو لیتا ہوں۔ جو مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اور جسے

میرے نام کھلی چٹھی

قرار دیا گیا ہے۔ اس میں مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ

"چند ماہ ہوئے۔ آپ نے مجھے دعوت دی تھی۔ کہ میں قادیان میں آکر آپکی جماعت کے سامنے وہ دلائل پیش کروں۔ جن کی بناء پر جماعت لاہور کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعوے کے نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر نہیں ٹھہرایا۔ اور نہ خود نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسے میں نے خوشی سے منظور کیا۔ اور صرف اس قدر درخواست کی تھی۔ کہ جماعت تو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی جمع ہوتی ہے۔ اسلئے اس وقت مجھے یہ موقعہ دیا جائے۔ . . . . اس کے جواب میں آپ نے یہ لکھا کہ جلسہ سالانہ پر آپ یہ موقعہ نہیں دے سکتے۔ البتہ جلسہ سالانہ کے بعد دو دن دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ کے مہمانوں کا خرچ بحساب تین ہزار روپے یومیہ میں ادا کروں۔ یعنی چھ ہزار روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ جواباً میں نے لکھا تھا کہ قادیان میں جاکر ہم آپ کے مہمان ہوں گے۔ اور آپ اور آپ کی جماعت کی حیثیت میزبان کی ہوگی۔ اور میزبان کا یہ مطالبہ کہ مہمان اپنا ہی نہیں میزبان کا خرچ بھی ادا کرے۔ مہمان نوازی کے اسلامی خلق کی بالکل ضد ہے۔ . . . آپ نے اب تک اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اب چونکہ جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اس لئے یاد دہانی کے طور پر عرض کرتا ہوں۔ کہ خود دعوت دے کر اب آپ کا اس طرح خاموشی اختیار کرنا مناسب نہیں۔"

میں نے مولوی صاحب کو یہاں آکر دوسرے دنوں میں

تقریریں کرنے کی دعوت

دی تھی۔ اور یہ صحیح ہے کہ ان کی طرف سے یہ مطالبہ ہوا تھا کہ جلسہ کے دنوں میں انہیں موقعہ دیا جائے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوگ ہزاروں میلوں سے آتے ہیں۔ اور ہزاروں جماعتوں اور قوموں کے لوگ آتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کا جلسہ پر ۲۵، ۳۰ ہزار روپیہ خرچ [illegible] ہے۔ اور جو لوگ [illegible] ضروری ہے [illegible] آتے ہیں۔ وہ بھی

لاکھوں روپیہ خرچ کرکے

آتے ہیں۔ کلکتہ اور بنگال کے دوسرے شہروں یا بہار وغیرہ سے یہاں تک ایک آدمی کا ایک طرف کا کرایہ ۲۰ - ۲۵ روپیہ لگتا ہے۔ اور اگر یو۔ پی کے پرے سے آنیوالوں کی تعداد دو سو بھی سمجھ لی جائے۔ اور وہ سب تھرڈ کلاس میں ہی سفر کریں۔ تو دس پندرہ ہزار روپیہ تو صرف انکا ہی خرچ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ آنے والوں کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پھر اگر سندھ۔ مدراس۔ بمبئی۔ کنانور وغیرہ علاقوں سے آنے والوں کا کرایہ اور سفر کے دوسرے اخراجات دیکھے جائیں۔ تو یہ رقم بہت بڑی بنجاتی ہے۔ اور دو سو میل سے زیادہ دور سے آنیوالوں مثلاً صوبہ سرحد۔ راولپنڈی اور دہلی وغیرہ سے جو دوست آتے ہیں ان کا خرچ بھی ۲۰، ۲۵ روپیہ فی کس سے کم نہیں ہوتا۔ اور ان کی تعداد ہزار پندرہ سو بھی سمجھ لی جائے۔ تو بیس پچیس ہزار روپیہ تو ان کا خرچ ہی بن جاتا ہے۔ قریب کے علاقوں سے آنیوالے لوگ اس کے علاوہ ہیں۔ اور اس طرح آنے والوں کا خرچ

ایک لاکھ بلکہ اس سے بہت زیادہ

ہو جاتا ہے۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں اپنی جماعت کے دوستوں کا اتنا روپیہ جو میری اور میرے معاونین کی باتیں سننے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ ضائع کرا دوں۔ کیا مولوی صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ ایسی مثال پہلے بھی کہیں ملتی ہے۔ میں نے جو دعوت دی تھی۔ وہ ایسے موقعہ کے لئے تھی۔

جب میرے لئے سہولت ہو

مولوی صاحب کا مطالبہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تقریر کا ہے۔ لیکن جلسہ کے موقعہ پر ہماری جماعت کے لوگ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے یہاں پر میری اور میرے ساتھ کام کرنے والوں کی باتیں سننے کے لئے آتے ہیں۔ مولوی صاحب کی نہیں۔ اگر انہیں ان کی باتوں کا شوق ہوتا۔ تو یہاں نہ آتے۔ بلکہ لاہور جاتے۔ پس جو لوگ

لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ کرکے

میری اور میرے ساتھ کام کرنے والوں کی باتیں سننے آتے ہیں۔ انہیں میں مولوی صاحب کی خاطر کیوں مایوس کروں۔ اور کیوں تکلیف میں ڈالوں۔ البتہ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ اگر وہ اس موقعہ پر ہی باتیں سنانا چاہیں۔ تو ہم جلسہ کی تاریخوں سے آگے یا پیچھے دو دن بڑھا دیں گے۔ اور میں اعلان کردونگا کہ دوست کوشش کرکے ان دنوں کے لئے ٹھہر جائیں۔ مگر ان مہمانوں کو چونکہ مولوی صاحب کی باتیں سننے کے لئے ہی ٹھہرایا جائے گا۔ اس لئے

ان دنوں کا خرچ

بھی انہی کو دینا چاہیئے۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ میرا یہ مطالبہ کہ "مہمان اپنا ہی نہیں میزبان کا خرچ بھی ادا کرے۔ مہمان نوازی کے اسلامی خلق کی بالکل ضد ہے۔" لیکن میں کہتا ہوں کہ میزبان تو میں ہوں۔ اور میں نے تو اپنا خرچ نہیں مانگا۔ باہر سے آنیوالے تو مہمان ہیں۔ اور جن مہمانوں کو ان کی دعوت پر اور ان کی باتیں سننے کے لئے ٹھہرایا جائے گا۔ ان کا خرچ تو بہر حال انہی پر پڑنا چاہیئے۔ اور یہ اسلامی خلق کے بالکل خلاف بات نہیں۔ مہمان کا خود کہنا۔ کہ میرے لئے پلاؤ پکایا جائے قورمہ پکایا جائے۔ یہ تو

مہمانی نہیں بلکہ بیحیائی

سمجھی جاتی ہے۔ اگر تو مولوی صاحب کہیں۔ کہ میں خود آتا ہوں۔ تو ہم ان کی مہمان نوازی کرینگے۔ لیکن یہ کہ مہمان کہے میرے ساتھ اتنے ہزار آدمیوں کی بھی دعوت کرو۔ اور ان کے لئے بھی کھانے کا انتظام کرو۔ یہ کوئی

اسلامی خلق نہیں

ہے۔ اور ایسی بات نہ کرسکنے کا نام اسلامی خلق کی ضد مینے تو کسی جگہ نہیں پڑھا۔ اگر جیسا کہ وہ کہتے ہیں یہی اسلامی خلق ہے۔ تو وہ ہمیں اجازت دیں۔ کہ ہم بھی

اس طرح مہمان نوازی کی دعوت

دیدیا کریں اور لکھدیا کریں کہ آپ اس قدر آدمیوں کی مہمان نوازی کا انتظام کریں۔ ہمارے آدمی آپکو کچھ باتیں سُنانے کے لئے آتے ہیں۔ ہم دیکھیں گے۔ کہ وہ کس طرح اس اسلامی خلق پر عمل کرتے ہیں۔ ہماری تو لاہور کی جماعت ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ہے باہر سے بھی لے جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر وہی ان کے اس اسلامی خلق کا امتحان کرنے لگے تو انکو دو چار دفعہ میں ہی پتہ لگ جائے۔ غرض

"مہمان کا یہ حق نہیں

کہ وہ کہے میری تقریر سننے کے لئے بیس ۲۵ ہزار آدمی جمع کئے جائیں اور ان کو کھانا بھی کھلایا جائے۔ اور ایسا مطالبہ پورا نہ کرسکنے کا نام اسلامی خلق کی ضد رکھنا

زبردستی اور دھینگا مشتی

ہے۔ اگر مولوی صاحب ثابت کردیں۔ کہ یہ بھی مہمان نوازی میں شامل ہے۔ کہ کوئی شخص کہے۔ میں اپنی تقریر سنانے آرہا ہوں اور اسے سننے کے لئے بیس پچیس ہزار آدمی جمع کئے جائیں۔ اور ان کے لئے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جائے تو وہ ایسی آیت اور حدیث جس میں اسے مہمان نوازی کا حصہ قرار دیا گیا ہو لکھکر بھیجدیں۔ تو میں مان لوں گا۔ چاہے مجھے کتنا نقصان ہو۔ میں فوراً تسلیم کرلوں گا۔ لیکن اگر واقعی ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اس قسم کی مہمان نوازی اسلامی خلق میں داخل ہے۔ تو اس خلق کا تجربہ ہمیں ایک سال کے لئے کرلینے دیں اس کے بعد ہم سے مطالبہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں مولوی صاحب اگر میری دعوۃ کے مطابق آنا چاہتے ہیں۔ تو

اپنی سہولت کے لحاظ سے

جس موقعہ پر انہیں میں دعوت دوں آجائیں۔ لیکن ان کا ہمارے جلسہ کے وقت کو اپنے لئے حاصل کرنے کا مطالبہ کرنا اور یہ کہنا۔ کہ زائد وقت دے کر اپنے بھی اور ان کے بھی ہزاروں آدمیوں کے کھانے کا انتظام کروں۔ یہ کوئی اسلامی خلق میں شامل بات نہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کے ہاں مہمان جائے۔ اور پھر خود ہی کئی ہزار لوگوں کو بھی اس کے ہاں مدعو کرنے کا آرڈر بھیجدے۔ ایسے آدمی کو تو ہر شخص ڈھیٹ کہیگا۔ اسلامی مہمان نہیں کہیگا۔ پس یہ بات اسلامی خلق میں داخل نہیں کہ ہم مولوی صاحب کی تقریریں سننے کیلئے بیس پچیس ہزار آدمیوں کو روک کر ان کا زائد خرچ برداشت کریں۔ جو جائز صورت تھی۔ وہ تو میں نے خود پیش کردی تھی۔ اور اس کے لئے

میں اب بھی تیار ہوں

اس صورت میں میرے لئے صرف اتنا کام ہوتا۔ کہ میں قادیان کے لوگوں کو جمع کردیتا مگر ان کا یہ مطالبہ کہ جلسہ کے دنوں میں ہم ہزاروں لوگوں کو روکیں اور ان پر خرچ کریں۔ یہ

مہمان نوازی کا طریق

اسلام کی کسی تعلیم میں میں نے نہیں پڑھا۔ ہاں

میری دعوت موجود ہے

جلسہ کے موقعہ کے سوا جب وہ آسکیں اور مجھے سہولت ہو۔ وہ تشریف لے آئیں۔ میں قادیان کے لوگوں کو جمع کردوں گا۔ بلکہ باہر بھی اعلان کردونگا۔ کہ جو دوست آنا چاہیں۔ آجائیں۔ وہ اپنی باتیں سنادیں۔ اور میں یا میرا نمائندہ اپنی سنادیگا۔ مگر جو دعوت وہ چاہتے ہیں۔ وہ تو زبردستی کی دعوت ہے۔ اور بالکل ایسی ہی بات ہے کہ مہمان نہ صرف خود آجائے۔ بلکہ کارڈ چھپوا کر دوسروں کو بھی بھیجدے۔ لوگ ایٹ ہوم دیا کرتے ہیں۔ جو

کسی کے اعزاز میں دعوت

ہوتی ہے۔ ایسی دعوت پر جسے جتنے آدمیوں کو بلانے کی توفیق ہو بلا لیتا ہے۔ کوئی دس کو بلا سکا۔ تو دس بلا لئے۔ اور کوئی سو کو بلا سکا تو سو کو بلا لیا۔ مگر یہ تو نہیں ہوتا کہ کوئی شخص خود ہی کارڈ چھپوا کر دو ہزار لوگوں کو بھیجدے۔ کہ فلاں شخص کے ہاں میرا ایٹ ہوم ہے۔ تم بھی اس میں شریک ہو۔ یا کسی کے ہاں شادی ہو۔ لوگ جمع ہوں۔ اور مولوی صاحب بہت سے لوگوں کو ساتھ لیکر وہاں پہنچ جائیں۔ اور کہیں کہ میں نے اسلام کے متعلق تقریر سنانی ہے تم اپنی تقریب کو چھوڑ دو۔ اور میری تقریر سنو۔ اور پھر مہمانوں کیلئے جو کھانا تیار ہؤا ہو۔ اس پر اپنے ساتھیوں سمیت ہاتھ صاف کرنے لگ جائیں۔ یہ کوئی اسلامی تعلیم اور اسلامی خلق نہیں بلکہ

اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف بات

ہے۔ اور ایک سوالی کا ڈھنگ ہے۔ جسے اسلام بے شرمی قرار دیتا ہے۔ ہم نے تو اتنی شرم کی۔ کہ انہوں نے سوال کیا۔ اور فاما السائل فلا تنھر کے حکم کے ماتحت ہم نے ان کو دعوت دے دی۔ کہ آپ آیئے۔ ہم آپ کی میزبانی کریں گے۔ اور آپ کے ساتھ جو چند لوگ ہوں گے۔ ان کی بھی۔ کیونکہ وہ دیر سے کہہ رہے تھے کہ آپ اپنی جماعت کو میری باتیں سننے نہیں دیتے۔ میں نے کہا۔ کہ اچھا آپ آجایئے۔ میں

قادیان کے لوگوں میں

آپ کی تقریر کرادوں گا۔ مگر انہوں نے اس کا یہ جواب دیا۔ کہ اچھا تمہاری میزبانی منظور ہے۔ مگر میری تقریر سننے کے لئے اپنا بیس ہزار آدمی بھی جمع کرو۔ اب اگر ہم اتنے لوگوں کو ان کے لئے جمع کریں۔ پھر وہ تین ہزار وہ ساتھ لے آئیں۔ تو یہ تو کوئی مہمانی اور میزبانی کی صورت نہیں بلکہ یہ تو لوٹ ہے۔ اگر اس کا نام مہمانی ہے۔ تو وہ پہلے ہمیں اس کا تجربہ کرا دیں۔ لیکن ہم اگر ایسا تجربہ کرائیں۔ تو وہ شور مچانے لگ جائیں مجھے مولوی صاحب کا جواب دینے کی تو کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میں پہلے جواب دے چکا ہؤا ہوں۔ مگر پھر بھی میں نے دے دیا ہے۔ تا ان کو حسرت نہ رہے کہ جواب نہیں دیا۔ اگر وہ جلسہ کے موقعہ پر آکر تقریریں کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کی صورت یہی ہے۔ جو میں پہلے بیان کرچکا ہوں۔ گو اب ریٹ بہت بڑھ گئے ہیں۔ اور ہر چیز مہنگی ہوچکی ہے۔ بعض قیمتیں تو ڈیوڑھی سے بھی زیادہ ہوگئی ہیں۔ اور اس طرح جہاں پہلے تین ہزار کا مطالبہ تھا۔ اب ۴½ ہزار کا ہونا چاہیئے۔ مگر میں پہلے ہی مطالبہ پر قائم ہوں۔ وہ

تین ہزار روپیہ یومیہ کے حساب سے

ہی چھ ہزار روپیہ بیت المال میں بھیجدیں۔ اور یہ چاہیں جھوٹی دیگ بڑھا دیں گے۔ اور یہ بھی لکھ دیں گے کہ جو دوست بھی ٹھہر سکیں ضرور ٹھہر جائیں۔ اور اگر وہ دوسرے دنوں میں آنا چاہیں۔ تو پھر کوئی خرچ ان سے نہ لیا جائے گا۔ ہم قادیان کے دوستوں کو جمع کردیں گے۔ اور باہر بھی اعلان کردیں گے کہ جو دوست آنا چاہیں۔ یا آسکیں وہ آجائیں۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان کے جلسہ پر کبھی اتنے آدمی نہیں ہوتے جتنے

یہاں عام جمعہ کے دن

جمع ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت بھی جمعہ کے لئے جتنے لوگ بیٹھے ہیں۔ اتنے کبھی بھی انہیں اپنے جلسہ میں نصیب نہیں ہوتے۔ اگر میں ان کے جلسہ پر جاؤں۔ یا میرا نمائندہ جائے۔ فرض کرو۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جائیں۔ تو انہیں وہاں اتنے سامعین تو نہیں مل سکتے۔ جتنے یہاں جمعہ میں بیٹھے ہیں۔ پس انہیں اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ اور حق تو یہ ہے۔ کہ باتیں ایک دوسرے کی سننے والے سنتے اور پہنچانے والے پہنچاتے ہی رہتے ہیں۔ اس انتظام کی بھی کوئی خاص ضرورت نہ تھی۔ یہ تو ہم نے ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے

تطوعاً احسان دعوت

دی تھی۔ مگر انہوں نے اس احسان کی قدر نہ کی۔ اور غیر معقول مطالبات شروع کر دئے۔ پھر

ایک اور بات

بھی میری تجویز میں ان کے فائدہ کی ہے۔ وہ کہا کرتے ہیں۔ کہ قادیان میں میرے قول کے مطابق (میرے اس قول کے مطابق جو مولوی محمد علی صاحب کے مونہہ سے نکلا)

قادیان میں پانسو منافقین

ہیں۔ اور ان کے بعض ساتھیوں کی زبانی ہزاروں منافق یہاں موجود ہونے کا میں نے اظہار کیا ہے۔ پس جب وہ عام دنوں میں یہاں آکر تقریر کریں گے۔ تو قادیان کے لوگوں کی کثرت ہوگی۔ اور یہ سب منافق بھی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ اٹھینگے۔ کہ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا ہے ٹھیک کہا ہے۔ منافق تو قادیان میں ہی ہیں۔ باہر نہیں ہیں۔ اسلئے اگر سامعین میں باہر کے لوگ بھی ہوئے تو منافقین کی نسبت کم ہو جائے گی۔ لیکن اگر

صرف قادیان کے ہی لوگ

ہوئے۔ تو ان میں سے اگر پانسو بھی کھڑے ہوکر کہدیں گے۔ کہ مولوی صاحب کے دلائل بہت وزنی ہیں۔ اور ہم جماعت سے نکل کر ان کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ تو انہیں ان کو کتنا فائدہ پہنچیگا۔ بشرطیکہ ان کا یہ قول صحیح ہو۔ کہ قادیان میں پانسو منافق ہیں۔ لیکن اگر یہ جھوٹ ہے۔ اور فی الواقعہ جھوٹ ہے۔ تو

جھوٹ کا وبال

جھوٹ بولنے والے کی گردن پر ہے۔ ہم اس کے کسی طرح ذمہ وار نہیں ہوسکتے۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر!

انشاءاللہ بروز جمعہ ۱۲ دسمبر کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ قادیان دارالامان میں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ جج فیڈرل کورٹ آف انڈیا۔ "مقامی تبلیغ" کے موضوع پر زیر صدارت جناب خان بہادر نواب چوہدری محمد دین صاحب امدو میں تقریر فرمادیں گے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں ادا فرمائیں خواتین کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

سکرٹری مجلس ارشاد قادیان

دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال ہشتم کی قربانیوں کے مطالبہ کا خطبہ

ہر مقام پر ۱۲- دسمبر کے جمعہ میں پڑھا جائے۔

اور

فہرستیں ۲۰ر دسمبر تک مکمّل کر کے بھیج دی جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا وُہ خُطبہ جو سالِ ہشتم کی مالی قربانیوں کے بارے میں ہے۔ ۱۲- دسمبر کو جمعہ کے دن ہر جگہ بلفظہٖ سنایا جانا ضروری ہے۔ اس لئے کہ (۱) وعدہ کا پیش کرنا ۲۰- دسمبر تک ضروری ہے جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے (۲) تحریک جدید کی طرف سے یہ خطبہ معہ فارم سال ہشتم ہر جماعت کو بھیجا جا رہا ہے۔ اور ان جماعتوں کو بھی بھیج دیا گیا ہے جن کے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ ہونے سے بھی پہلے آ چکے تھے۔ بے شک ان کے وعدے اضافہ کے ساتھ تھے۔ مگر حضور کے خطبہ میں اضافہ کا مطالبہ معمولی نہیں۔ بلکہ غیر معمولی اور نمایاں ہے۔ ہاں کم سے کم ایک ماہ تک کی آمد کا ہے۔ پس ضروری ہوا۔ کہ یہ خطبہ معہ فارم ہر جماعت میں بھیجا جا سکے:۔

(۳) یہ خطبہ ان احباب کو ارسال کیا جا رہا ہے۔ جن کے وعدے براہ راست آتے ہیں انہیں تو حضور کا خطبہ پڑھنے کے دوسرے دن ہی فارم پُر کر کے حضور کے پیش کر دینا چاہیئے۔ اگر کسی خطبہ سے فارم نہ نکلے۔ تو وعدہ فارم پر لکھنا ضروری نہیں۔ ایسے دوست چٹھی کے ذریعہ اپنا وعدہ پیش کر دیں۔ مگر یہ یاد رہے۔ کہ جماعتوں کے کارکنوں کو خطبہ جمعہ کے دن سنانے پھر وعدہ لینے اور فارم کی تکمیل کرنے میں کچھ وقت لگتا ہے۔ مگر براہ راست وعدہ کرنے والے احباب تو خطبہ پڑھ کر فوراً وعدہ ارسال کر کے سابقون کا ثواب حاصل کریں۔ کارکنوں کے پاس جو وعدے خطبہ سُننے کے بعد معاً لکھا دیں گے۔ وُہ بھی سابقون میں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے امام کا فرمان سُنتے ہی آمنّا اور لبیک کہہ دیا:۔

(۴) بعض جماعتوں میں جو بڑی بڑی شہری ہیں۔ ان کے احباب کو براہ راست بھی بھیجا گیا ہے۔ تا عہدہ دار احباب خطبہ ۱۲- دسمبر کو سناتے کے بعد فوری طور پر ہیو چکر وعدہ لکھوائیں۔ اور فہرست ۲۰ر دسمبر تک مکمل کر لیں۔ بعض جماعتوں کے احباب کو خطبہ ان کے سیکرٹری مال سے ملے گا۔ کیونکہ ان کو متعدد کاپیاں خطبہ کی ارسال کی گئی ہیں تا کارکن اپنے افراد میں تقسیم کر دیں۔

۵۔ چونکہ فارم پر وعدوں کا لکھنا ضروری نہیں۔ اس لئے اگر کسی جگہ ضرورت ہو۔ تو اپنی طرف سے فارم کھینچ لینا چاہیئے۔ (۱) نمبر شمار (۲) نام معطی معہ پورا پتہ جس پر خط و کتابت ہو سکے۔ (۳) وعدہ جو سال ہفتم میں کیا تھا۔ (۴) وُہ جو اب سال ہشتم میں کیا ہے (۵) سالِ ہشتم کے وعدے کی ادائیگی یکمشت ہو گی۔ یا قسط وار۔ بس یہی فارم ہے اس کے مطابق بنا لیں۔ سب سے ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہر فرد۔ اور ہر جماعت کے وعدے گزشتہ سال کے وعدوں سے اضافہ کے ساتھ ہوں۔ مگر اضافہ نمایاں اور غیر معمولی ہو۔ جو "قربانی" کی جھلک دکھلا سکے۔ یہاں تک کہ ہر مجاہد کی ایک ماہ کی آمد کے برابر ہو جائے اور فہرستیں ۲۰ر دسمبر تک بھیجدی جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید:۔

غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو سالانہ جلسہ میں شرکت کی دعوت دیں

احمدی احباب سے استدعا ہے۔ کہ اب جبکہ خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ جو دین کی تبلیغ کے لئے احسن ترین موقعہ ہوتا ہے۔ اپنے حق پسند اور شریف غیر احمدی و غیر مسلم احباب کو بھی شرکتِ جلسہ کی دعوت دیں اور اگر ضرورت ہو کہ کسی صاحب کو یہاں سے دعوتی خط بھیجا جائے۔ تو ان کا نام اور مفصل پتہ صاف طور پر تحریر فرمائیں:۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

233

ہفتۂ جنگ

بحر الکاہل میں جنگ کی آگ

اس ہفتہ کی اہم ترین خبر جاپان کی جنگ ہے۔ بحر الکاہل کی سست موجوں میں آخر طغیانی آ ہی گئی۔ یعنی ۸ر دسمبر کی صبح کو چھ بجے جاپان نے بحر الکاہل کے امریکن مقبوضات پر اچانک حملہ کر دیا۔ اس وقت جاپانی نمائندوں نے امریکہ میں صلح کا جھنڈا بلند کر رکھا تھا۔ اور بات چیت جاری تھی۔ کہ اچانک حملہ شروع ہو جانے کی خبر نے سب کو چونکا دیا۔ اور جیسا کہ قاعدہ ہے۔ کہ بے خبری میں یکدم حملہ کرنے والا ابتداً ضرور کچھ نہ کچھ نقصان پہونچا سکتا ہے۔ جاپان کو بھی کچھ کامیابی ہوگئی۔ اس نے سولہ مقامات پر بیک وقت بغیر اعلان جنگ حملہ کیا۔ اور بہت سی جگہوں پر شدید نقصان پہنچایا اور جیسا کہ مسٹر روزویلٹ نے اپنے تازہ ترین بیان میں کہا ہے۔ ممکن ہے گوام اور ویک وغیرہ کی چوکیاں امریکہ کے قبضہ سے نکل گئی ہوں شنگھائی پر جاپان نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہانگ کانگ کی برطانی بستی کو گھیر لیا گیا ہے۔ پھر چین میں امریکہ و برطانیہ کی تمام بستیوں پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اور بھی بعض کامیابیاں ممکن ہے اسے حاصل ہو گئی ہوں۔ لیکن یہ کوئی تشویش کی بات نہیں۔ امریکہ برطانیہ۔ ڈچ ایسٹ انڈیز آسٹریلیا۔ کینیڈا اور نیوزی لینڈ وغیرہ ممالک کی متحدہ قوت یقیناً اس کا کچومر نکال دے گی مسٹر چرچل کہہ چکے ہیں۔ کہ امریکہ کے تعاون سے جاپان کو کچل دیا جائے گا۔ اور مسٹر روزویلٹ نے کہا ہے کہ امریکہ تہیہ کر چکا ہے۔ کہ دنیا میں کمزوروں پر ظلم کرنے والی جارحانہ طاقتوں کو تہس نہس کر کے دم لے گا۔

اس جنگ کا ایک نہایت اہم پہلو یہ ہے کہ ہندوستان جو اب تک جنگ کے محاذ سے ہزاروں میل دُور تھا۔ اب خطرہ کے بالکل قریب ہو گیا ہے۔ ہند چینی میں جاپانی فوجیں کافی تعداد میں پہلے ہی موجود تھیں۔ سیام نے صرف ۵½ گھنٹہ کی مزاحمت کے بعد جاپان

پر فیصد میں

علاج المال ٹانک

حبّ جواہرات عنبری

کی قیمت میں

۳۱ر دسمبر تک کے لئے ایک چوتھائی کمی کر دی گئی!

اس دوا کے استعمال سے کھوئی ہُوئی مردانہ طاقت دوبارہ حاصل ہوگی۔ اور تمام اعضاء رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آ جائیگی۔ یہ گولیاں دل و دماغ، جگر اور اعصابی کمزوری کے لئے کرشمۂ تاثیر ہیں۔ بے ضرر۔ دیرپا اور مستقل اثر رکھنے کی وجہ سے ہر ٹانک سے افضل ہیں۔ اصل قیمت (۴۰ گولی) پانچ روپے

رعائتی قیمت تین روپے بارہ آنے:۔

نوٹ:۔ نمونہ کے لئے آٹھ گولی کا پیکٹ ایک روپیہ میں دیا جاتا ہے

ہر قسم کی مجرب اور مستند ادویات ملنے کا پتہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے آگے ہتھیار ڈالدیئے۔ اور اسکی فوجوں کو رستہ دے دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیام درپردہ جاپان سے سازباز رکھتا تھا۔ اور اس کا مقابلہ کرنے کے دعوے صرف اتحادیوں سے سامان جنگ حاصل کرنے اور دیگر فوائد کے لئے کر رہا تھا۔ اب جبکہ اس نے موقعہ دیکھا تو پانچ گھنٹہ کی معمولی سی لڑائی کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔ اور اپنے ملک میں جاپانی فوجوں کو داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ اب یہ فوجیں کدھر جائیں گی۔ اس کے متعلق فی الحال وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ تو ظاہر ہے کہ ملایا سنگاپور اور برما کی طرف ہی ان کا رُخ ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔ برما کی سرحد کے قریب جاپانی پیراشوٹ فوجیں اتاری جارہی ہیں۔ وہاں سے برما روڈ صرف پونے دوسو میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہندچینی اور سیام کی سرحد برما کی سرحد کے ساتھ پانسو میل تک چلی گئی ہے۔ پھر بنکاک کے ہوائی اڈوں سے رنگون صرف ۳۷۰ میل اور کلکتہ ایک ہزار میل ہے۔ بنکاک سے سنگاپور صرف ۲۱۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔

بحرالکاہل جو اس جنگ کا مرکز ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا سمندر ہے۔ جو شمال میں بحیرہ منجمد شمالی اور جنوب میں بحیرہ منجمد جنوبی سے جا ملتا ہے۔ اور اس کی وسعت قریباً ساڑھے چھ کروڑ مربع میل ہے۔ اس کے مشرق میں الاسکا (امریکن) کینیڈا امریکہ۔ میکسیکو کوسٹاریکا۔ پانامہ۔ کولمبیا۔ ایکویڈور پیرو اور چلی کے ممالک ہیں۔ اور مغرب میں روس۔ جاپان۔ کوریا۔ چین۔ ہندچینی سیام فلپائن ملایا۔ ڈچ ایسٹ انڈیز۔ بورنیو۔ نیوگنی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ ہیں۔ اس کی ۶½ کروڑ مربع میل کی وسعت میں بے شمار جزائر ہیں۔ اور برطانیہ و امریکہ کے بہت اہم اور مستحکم مقبوضات۔ جاپانی جزائر بھی بہت سے ہیں اور ویک اور گوام کے امریکن جزائر جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ جاپانی قبضہ میں آچکے ہیں۔ جاپانی جزائر سے گھرے ہوئے ہیں اس جنگ کے نتائج پر غور کرنے کے لئے اس امر کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جاپان نے اندھا دھند اس آگ میں چھلانگ تو لگا دی ہے۔ اور دوسروں کو بھی اس میں کودنے پر مجبور کر دیا ہے۔ لیکن اسکو کامیابی سے چلانا اس کے لئے بہت مشکل ہوگا۔

جاپان نے دراصل یہ حملہ امریکہ کے خلاف کیا۔ اور اسی پست ذہنیت اور پست اخلاق کے ساتھ کیا جس کا اظہار محوری طاقتیں شروع سے کرتی چلی آرہی ہیں۔ کہ مدمقابل کو دھوکہ دے کر بعد بغیر اعلان جنگ حملہ کر دیا جائے اس کے مقابلہ میں برطانیہ نے ایک طرف تو امریکہ کے ساتھ دوستی کا حق یہاں تک ادا کیا۔ کہ امریکہ کے اعلانِ جنگ سے بھی قبل جاپان کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اور دوسری طرف اخلاقی برتری کا یہ ثبوت دیا۔ کہ جاپان کو باقاعدہ طور پر اعلان جنگ کی اطلاع دے دی گئی۔ مسٹر چرچل وزیراعظم نے جاپان کے حملہ کا اپنی تازہ تقریر میں ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہم ان حالات کا نہایت اچھی طرح مقابلہ کریں گے۔ اور ہم اپنی انتہائی کوشش سے کام لیں گے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ یہ جنگ یقینی طور پر طویل اور طاقت آزما ہوگی۔

حکومتِ برطانیہ نے سنگاپور میں بہت اعلےٰ پیمانہ پر بحری اور بری تیاری کر رکھی ہے۔ وہاں نہ صرف آسٹریلین اور ہندوستانی فوجیں بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ بلکہ برطانوی بیڑہ بھی حال میں پہونچ چکا ہے ہندوستان کو اگر شمال مشرق سے کوئی خطرہ ہے۔ تو وہ آسمان کے رستہ سے ہے۔ اور اگر جاپانیوں نے سیام میں قدم جما لئے (جہاں وہ داخل ہوچکے ہیں۔ اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے برما سے انگریزی فوجیں سیام کی حدود عبور کر چکی ہیں) تو یہ خطرہ مشرقی ہندوستان کے لئے بڑھ جائے گا۔ لیکن اگر کوئی جاپانی ہوائی جہاز آئے گا۔ تو اکا دُکا۔ کیونکہ اسے ۱۲ سو میل کا فاصلہ طے کر کے آنا پڑے گا۔ ہمیں یہ بھی توقع رکھنی چاہیئے۔ کہ بحری جہاز جن کے ہمراہ ہوائی جہاز ہوں گے۔ ہندوستان کے وسیع ساحل کے بعض حصوں میں اکے دکے حملے شروع کر دیں گے۔ لیکن ان سے چنداں نقصان نہیں ہو سکتا۔ اس کی غرض صرف دق کرنا ہوگی۔

روس اور جرمنی

جرمن فوجوں نے ماسکو پر جو آخری حملہ کیا وہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ اور بے نتیجہ نظر آتا ہے۔ ٹولا کی سڑک پر انہوں نے قبضہ کیا تھا جسے روسیوں نے واپس لے لیا ہے۔ روسٹوف سے جو جرمن فوجیں بھاگیں۔ وہ ابھی تک کہیں قدم نہیں جما سکیں۔ لینن گراڈ میں بھی روسی فوجیں سنبھل گئی ہیں۔ سوویٹ اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کالینن کے محاذ پر بھی دشمن کو بھگا دیا گیا ہے۔ روسٹوف سے جرمن پسپائی کا کیشیا کے لئے خطرہ کا دُور ہو جانا ہے۔ اور ٹولا و کالینن سے ماسکو کے لئے خطرہ کا دور ہو جانا جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مشرقی محاذ پر اب سردیاں لڑائی پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔

لیبیا کی جنگ

چند روز ستانے کے بعد اس محاذ پر پھر جنگ میں تیزی پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ مشرق میں برطانی حملہ پھر شدت سے شروع ہو چکا ہے۔ حملہ آور فوجیں ایک بار پھر طبروق سے سلسلہ ملانے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔ اور سیدی رزیغ پر اتحادی فوجیں قابض ہو چکی ہیں۔ ادھر اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وشی گورنمنٹ کی کمزوری سے ٹیونس کی فرانسیسی بندرگاہیں اور ہوائی اڈے جرمنوں کے کنٹرول میں جا چکے ہیں۔ اور وہ ان سے افریقہ میں ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ وہ ادھر بڑی تعداد میں فوجیں جمع کریں گے۔ اس لئے ممکن ہے وہاں کی جنگ مستقبل قریب میں زیادہ شدید صورت اختیار کر جائے۔

جلسہ سالانہ کی سٹیج کے ٹکٹوں کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ میں سٹیج کے ٹکٹ معذوری یا خاص حالات کے ماتحت دیئے جاتے ہیں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لاؤڈ سپیکر کے لگنے کی وجہ سے چونکہ مقرر حضرات کی آواز دور دور سنائی دیتی ہے۔ اس لئے معمولی حالات میں سٹیج ٹکٹ کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ تاہم کم شنوائی والے معمر اصحاب دور دراز سے آنے والے بعض احباب۔ پرانے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غیر مسلم و غیر احمدی معززین کو حسب گنجائش سٹیج ٹکٹ دیئے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ اطلاعات ۲۴ دسمبر کی دوپہر تک دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ میں پہونچ جانی چاہئیں۔ ورنہ تعمیل میں سخت دشواری واقع ہوگی۔ جماعت کے احباب کی درخواستیں امراء اور پریذیڈنٹوں کے توسط سے آنی چاہئیں۔ اور ان میں بالتفصیل ذکر ہو کہ ٹکٹ حاصل کرنے کی کیا وجہ ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدر و جنرل سیکرٹری کے انتخاب کا مرکزی اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دستور اساسی کے مطابق صدر و جنرل سیکرٹری کے انتخاب کیلئے خدام الاحمدیہ کا ایک عام اجلاس مورخہ ۲۷۔ فتح ۱۳۲۰ھش بروز ہفتہ آٹھ بجے بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوگا۔ تمام خدام الاحمدیہ سے جو قادیان تشریف لائیں۔ التماس ہے۔ کہ اس اہم اجلاس میں وقت کی پابندی اور التزام کے ساتھ شریک ہوں۔

انتخابی کارروائی کے بعد اسی اجلاس میں ایک مشاعرہ ہوگا جس میں احمدی شعراء نوجوانانِ احمدیت میں روح عمل پیدا کرنے والی نظمیں "قومی ترانے" کے عنوان سے پڑھیں گے۔ امید ہے۔ کہ تمام خدام بالخصوص اور احباب جماعت بالعموم شرکت فرمائیں گے۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ذیابیطس کی دوائی

ذیابیطس کے لئے یہ دوائی نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے شکر کو روکتی ہے پیشاب کو اصلی اور صحیح حالت پر لاتی ہے۔ اور جسم کو تقویت دیتی ہے۔ اس کے بڑے اجزا سچے موتی۔ کشتہ بیضہ مرغ۔ کشتہ فولاد اور کشتہ مرجان وغیرہ ہیں۔ قیمت چوبیس دن کی خوراک تین روپے

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ پر ملازمتوں کیلئے نظارت امورعامہ کیطرف سے خاص انتظام

نظارت ہذا ہر سال اس بات کیلئے خاص جدوجہد کرتی رہی ہے کہ بیکاری کا ازالہ کیا جائے جب کبھی کسی دوست کیطرف سے اطلاع آئی ہے تو نظارت نے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔

اس جدوجہد کا نتیجہ یہ ہے کہ سال رواں میں قریباً سات سو احباب کو ملازم کرایا گیا ہے۔ ان میں سے تین سو دو احباب کا ریکارڈ باقاعدہ رکھا گیا ہے اور جن معقول تنخواہوں پر انکو ملازم کرایا گیا ہے انکا بھی باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا ہے ان میں سے ۳۰۲ احباب ساڑھے آٹھ ہزار روپیہ ماہوار کی تنخواہوں پر مختلف شعبوں میں ملازم ہوئے یا کاروبار پر لگے۔ یہ نتیجہ خوشکن ہے۔

میں نے جلسہ سالانہ کے موقع سے اٹھانے کیلئے ایک خاص انتظام کیا ہے۔ اسلئے سیکرٹریان امورعامہ و دیگر مقامی کارکنان اور احباب خاص توجہ کرکے مجھے قبل از وقت ملازمت کے قابل احباب کی فہرستیں بھجوانیکی کوشش کریں اور ایسے احباب کو جلسہ سالانہ پر لیتے آئیں۔

۲۹ر دسمبر کو میں فارغ ہوکر ان احباب کی ملازمت کیلئے مشورہ اور انتظام کرسکونگا۔ اس کام کیلئے میں نے ۲۹، ۳۰، ۳۱ تین تاریخیں تجویز کی ہیں۔

مندرجہ ذیل شعبوں میں امیدواروں کی مناسبت اور قابلیت کو دیکھکر کوشش کرونگا انشاءاللہ۔

(۱) کلرک میٹرک یا انگریزی مڈل پاس (۲) تعلیمیافتہ فٹر یعنی کم از کم اردو لکھ سکتا ہو (۳) غیر تعلیم یافتہ فٹر۔ (۴) لکڑی کا کام جاننے والے یعنی بڑھئی (ترکھان) (۵) ٹین سازی۔ اسکے متعلق کسی قسم کا کام جاننے والے (۶) تانبہ سازی (۷) لوہے کا کسی قسم کا کام جاننے والے (۸) راجگیری (۹) پتھیروں کا کام جاننے والے (۱۰) لوہا ڈھالنے کا کام جاننے والے (۱۱) بوٹ سازی۔ (۱۲) درزی کا کام جاننے والے (۱۳) زین سازی (۱۴) موٹر ڈرائیوری فوجی یا غیر فوجی (۱۵) بجلی کا کام جاننے والے (۱۶) رنگ سازی (۱۷) کھانا پکانے کا کام (۱۸) نائی (۱۹) خاکروب (۲۰) پنشنر صوبیدار (۲۱) پنشنر جمعدار (۲۲) ملازمین ریلوے پنشنرز (۲۳) پائپ بنانیوالے۔ (۲۴) لوہا گلانے والے (۲۵) نلکا لگانے والے۔ (۲۶) کنکریٹ بنانے والے۔ (۲۷) آئل انجن ڈرائیور۔ (۲۸) سٹیم انجن ڈرائیور

ناظر امورعامہ وخارجہ

خوبصورتی کی لاثانی اور اکسیر دوا — دل کو لبھانیوالی مستقل خوشبو ہے۔

بیوٹرین رجسٹرڈ!

کیل چھائیوں سیاہ داغوں خارش اگزیمہ
اور
جلدی جراثیمی امراض کا مکمل علاج ہے
گورنمنٹ کیمیکل اگزامینر کی ٹسٹ شدہ ہے
اپنے شہر کے انگریزی دوا فروش اور اچھے جنرل مرچنٹ سے طلب کریں۔
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

بیگم نواب محمد علی خانصاحب مالیرکوٹلہ
بیوٹرین رجسٹرڈ
کے متعلق تحریر فرماتی ہیں:۔
"بیوٹرین کا میں نے استعمال کراکر دیکھا ہے کیل چھائیوں اور بدنما داغوں کے لئے مفید ہے اور غیر ملکی دوائیں جو اس مقصد کیلئے ملتی ہیں انکا نعم البدل ہے"

تیار کرنیوالے کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی بمبئے اور کلکتہ
منگانیکا پتہ وی۔پی — اے جہانگیر جی بیوٹرین ایجنٹ وٹسٹاکسٹ جالندھر شہر پنجاب
سول ایجنٹ:۔ سلطان برادرز قادیان (پنجاب)

الفضل کے پانچ شاندار خاتم النبیین نمبر اور ایک دیدہ زیب جوبلی نمبر

بالکل مفت

صرف ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء تک

جو دوست ۳۱ر دسمبر ۱۹۴۱ء تک روزنامہ الفضل کا سال بھر کا چندہ پیشگی ادا فرماکر الفضل کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں الفضل کے پانچ خاتم النبیین نمبروں اور ایک دیدہ زیب جوبلی نمبر کا سٹ مفت پیش کیا جائیگا یہ ایک ایسی شاندار رعایت ہے۔ جو تاریخ صحافت میں اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اسی طرح جو دوست سال بھر کے لئے پیشگی قیمت دیکر الفضل کے خطبہ نمبر کے خریدار بنیں گے۔ ان کی خدمت میں الفضل کا "جوبلی نمبر" مفت پیش کیا جائے گا۔

احمدی احباب اس اعلان کو پڑھیں۔ براہ کرم اپنے حلقہ میں ہر احمدی دوست کو اس سے ضرور آگاہ فرما دیں۔

روزنامہ الفضل کی خریداری قبول کرنیوالے اصحاب سالانہ چندہ ارسال کرتے وقت چھ پرچوں کا پوسٹیج چھ آنے زائد ارسال فرمائیں۔ اور خطبہ نمبر کی خریداری قبول کرنے والے اصحاب خطبہ نمبر کے سالانہ چندہ دو روپیہ آٹھ آنہ کے علاوہ جوبلی نمبر کا پوسٹیج ا بھی ارسال فرمائیں۔

یاد رہے کہ یہ رعایت صرف ان دوستوں کے لئے ہے جو سال بھر کی رقم یکمشت دے کر خریداری قبول فرمائیں گے۔

(خاکسار مینجر الفضل)

تجربہ ایجاد کی ماں ہے!

ہم کو جنسی امراض کے متعلق سینکڑوں ادویات تیار کرکے مریضوں پر آزمانے کا موقع ہوتا ہے۔ جنسی امراض کے نسخے ہزارہا کتب میں لکھے ہوئے ہیں اخباروں میں بھی لکھے جاتے ہیں، تو بھی ان امراض کا علاج کامیابی سے کرنا بڑا مشکل ہے ہم نے بیسیوں سے لیکر سینکڑوں روپیہ قیمت کی ادویات بناکر مریضوں پر تجربہ کی ہیں کبھی نہ کبھی کوئی نئی بات نکل آتی ہے آج یہ ایک ایسی دوائی ناظرین کے پیش کرتے ہیں جس پر نئے تجربات کئے ہیں۔ یہ دوائی کل جنسی امراض میں مفید ہے۔ اور درمیانہ قیمت کی ہے۔ اس کا نام

یوشال

رکھا گیا ہے!

تمام امراض مخصوصہ مردانہ کے لئے مفید ہے اور اس کے ساتھ ہی بھوک لگاتی اور ہاضمہ کو بڑھاتی ہے دودھ گھی ہضم کرنے کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ خون کو بڑھاتی اور سرخ کرتی ہے معدہ جگر و انتڑیوں کو طاقت دیتی ہے۔ بوڑھوں کو جوان کرتی اور جوانی کو قائم رکھنے میں مددگار ہے بعد از فراغت کمزوری کو دور کرتی ہے صرف ۱۱ دن با پرہیز کھانے سے جسم میں نئی زندگی معلوم ہونے لگتی ہے، قوت مردمی حیرت انگیز ہونے لگتی ہے۔ دائمی نزلہ زکام وغیرہ دور ہو جاتے ہیں تمام شکائتیں دور ہوکر طاقت حسن و شجاعت بڑھتی ہے سستی چستی میں بدل جاتی ہے۔ دل و دماغ۔ گردہ ومثانہ کو تقویت ہوتی ہے۔ زیادتی پیشاب۔ پیشاب میں کئی مادوں کا آنا رک جاتا ہے۔ سلسل البول۔ تقطیر البول کو آرام ہوتا ہے۔ پراسٹیٹ گلینڈ اور دوسری گلینڈز کی طاقت بڑھتی ہے۔ غرضیکہ سارا جسم ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ دیر یہ قابل اولاد ہوتا ہے قدرتی امساک بڑھتا ہے۔

قیمت ۹ گولی ایک روپیہ ۳۳ گولی تین روپے + ۱۰۰ گولی آٹھ روپے

المشتہر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری گذارش

بعض اصحاب نے "الفضل" کے وی ۔ پی روکنے کے متعلق دیر سے اطلاعات ارسال فرمائی ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وی ۔ پی ارسال کئے جا چکے ہیں۔ لہذا وہ وی ۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ جن اصحاب نے جلسہ سالانہ پر چندہ ادا کرنیکا وعدہ کیا ہے۔ وہ براہ کرم اپنے وعدہ کے مطابق جلسہ کے موقعہ پر ضرور ادائیگی فرمائیں۔ اس وقت اخبار نہایت نازک دور میں سے گذر رہا ہے۔ لہذا احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ چندہ کی ادائیگی میں تامل نہ فرمائیں گے۔

(مینیجر)

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے

تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچئے۔ پہلی سروس ۸ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اس کے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۵/۱ - ۲۱۲ ۔ کوڈ ورڈ "ATTACK"

Broom Goa فی روپیہ کی بنا پر نارتھ ویسٹرن ریلوے کو خریدنے کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر جنرل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے دفتر میں ۱۴ ر جنوری ۱۹۴۲ء کو دو بجے بعد دوپہر تک پہنچ جانے چاہئیں۔ یہ ٹنڈر کنٹرولر آف سٹورز نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر میں اگلے کام کے روز گیارہ بجے کھولے جائیں گے۔ ٹنڈر فارم اور دیگر متعلقہ کاغذات ۶ ر دسمبر ۱۹۴۱ء سے کنٹرولر آف سٹورز کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور وہاں سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈر کی قیمت فروخت ایک روپیہ مقامی لوگوں کیلئے اور ایک روپیہ آٹھ آنے بیرونجات کیلئے ہے۔

بفضلِ خدا آسان کر دینے والی۔
پیدائش کی مشکل گھڑیاں
"اکسیر تسہیل ولادت"

کے استعمال سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردوں کیلئے بھی مفید دوا ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک دو روپے دس آنے

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

مشتاقانِ بدر جلد توجہ فرمائیں

بدر کا پرانا سٹاک ہم نے خرید کر بڑی محنت سے ترتیب دیکر کچھ جلدیں مکمل کرلی ہیں۔ جلد ۱۹۰۸ء ۱۹۰۹ء وغیرہ کی۔ وہ فائل کچھ زیادہ تعداد میں موجود ہے۔ جس میں نہایت ہی بابرکت خزانہ ہے۔ جلدی کریں بہت تھوڑی تعداد میں موجود ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپے فی جلد مجلد چرمی ساڑھے چھ روپے۔ ان کے علاوہ "الفضل" کے مکمل پچیس ۲۵ سالہ تین سٹ۔ ریویو اردو چالیس سالہ دو سٹ۔ تشحیذ الاذہان دو سٹ برائے فروخت وصول ہوئے ہیں۔ بہت رعایتی قیمت پر دئے جائینگے قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کیا جا سکتا ہے

احمدی بہنیں اور بچیاں مندرجہ ذیل لطیف کتابیں حاصل کرکے یقیناً خوش ہونگی

ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی مرحوم کی مشہور و معروف کتابیں۔ پنجاب کی سوغات۔ انوکھی استانی اول و دوم مہر کا اجر صفیہ کا خطبہ رسول مقبول۔ اسباق الاخلاق۔ نرالی سہیلی۔ اتالیق پانچ حصے وغیرہ ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان کی اصل قیمت اڑہائی روپے بنتی ہے۔ لیکن ہم نے صرف بے جلد تیرہ کتابیں ایک روپیہ مجلد عـہ مقرر کی ہے۔ صرف چالیس سٹ ہیں۔ علیحدہ علیحدہ بھی یہ کتابیں نصف قیمت پر مل سکتی ہیں۔

علاوہ ان کے مندرجہ ذیل سیکنڈ ہینڈ کتابوں کا ذخیرہ بھی موجود ہے

کلام امیر یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی ۱۰۸ صفحے کی نایاب ڈائری اصل قیمت تین روپے رعایتی عـہ
حیات بسملؒ و خاتم النبیینؐ یعنی مولانا بسملؒ صاحب مرحوم کا عارفانہ منظوم کلام فارسی ہر دو اصل قیمت ۱۲ ر رعایتی ۶ ر

کتاب	اصل قیمت	رعایتی	کتاب	اصل قیمت	رعایتی
الفضل کے خاتم النبیین نمبر سالانہ معہ جوبلی نمبر	دو روپے	۔	اثبات فیض منشا	۶ ر	۲ ر
تحقیق الادیان ہر دو حصہ	۱۰ ر	۸ ر	صداقت مرمیہ	۹ ر	۳ ر
معین المبلغین	۸ ر	۳ ر	ترکیب بند صادق	۴ ر	۲ ر
اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی و ہندی ہر دو	۱۳ ر	۵ ر	المسیح الموعود انگریزی لیکچر اڑچاس روپے	۶ ر	۱ ر
خیالات درباره مستورات	۲ ر	۱ ر	مکاشفات ربانی	۸ ر	۲ ر
تین ضروری مضامین کتب بینی پر ہر دو	۴ ر	۲ ر	تبلیغی ڈھولے ہر سہ حصص	۴ ر	۔

ان کے علاوہ کئی قسم کے پنجابی منظوم رسالے نصف قیمت پر۔ اور علاوہ اس کے ہر قسم کی پرانی کتابوں کی خرید و فروخت ہر وقت ہوتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ وی ۔ پی ۔ کی صورت میں ۱/۴ کل کا پیشگی۔

عبد العظیم جلد ساز و کتب فروش قادیان

شباکن

شباکن کیا ہے۔ یہ ایک نئی دوائی ہے۔ جو کہ بخار کا نہایت مجرب اور تیر بہدف علاج ہے۔ اس دوا نے کونین کی ضرورت سے آپ کو آزاد کر دیا ہے۔ کونین کھانے سے ایک طرف بخار ٹوٹتا تھا۔ تو دوسری طرف مریض کی کمر بھی ٹوٹ جاتی تھی جسم کانپتا تھا۔ سر میں چکر آتے تھے۔ رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ سینہ گھبرانہ ہوا جاتا تھا۔ معدہ خراب ہو جاتا تھا۔ شباکن میں ان میں سے کوئی نقص نہیں ہے۔ سر میں نہ چکر آتے ہیں۔ نہ ضعف ہوتا ہے۔ نہ ہاضمہ خراب ہوتا ہے۔ نہ جسم کانپتا ہے۔ بلکہ معدے اور دل کو مضبوط کرتی ہے اور پیشاب و پسینہ خوب کھول کر لاتی ہے۔ اور بخار بغیر تکلیف کے پیدا ہونے کے اتر جاتا ہے کونین سے تلی اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔ جگر اور تلی کے مریض اس سے تکلیف اٹھاتے ہیں۔ مگر شباکن تلی اور جگر کا علاج ہے۔ اس سے تلی دور ہوتی ہے۔ اور جگر کی اورام جاتی رہتی ہیں اور خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ شباکن بچوں کے لئے بھی اکسیر ہے۔ بغیر اس کے کہ کونین کی طرح ان کے خوبصورت چہروں کو زرد بنا دے یہ ان کے خون میں خرابی پیدا کئے بغیر ان کے بخار کو اتار دیتی ہے۔ شباکن کو اگر آپ بخار سے پہلے شباکن کا استعمال کرائیے۔ تاکہ ان کی ننھی سی جان بخار کے حملہ سے کمزور نہ ہو جائے۔ یہی دن بچوں کے بڑھنے کے ہوتے ہیں۔ ان کو امتحان میں نہ ڈالیئے۔ ان کی صحت کو محفوظ رکھیئے۔ پھر دیکھیئے وہ کس طرح دن اور رات صحت میں ترقی کرتے ہیں۔

شباکن ایک بے نظیر دوا ہے۔ قیمت سوخوراک ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ستر کتب کا سٹ صرف پچیس ۲۵ روپے میں بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے طلب فرمائیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب خانہ تالیف و تصنیف - قادیان
235

آپ کی قسمت یا آپ کی غفلت!

ہندوستان وغیرہ کے دس کروڑ مسلمانوں کو قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے والی نرالی اور نایاب کتاب

کلیدِ ترجمہ قرآن مجید

کے ذریعہ صرف ایک گھنٹہ روزانہ خرچ کرکے آپ اور آپکے بیوی بچے صرف چھ ماہ میں قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور ہزارہا عربی اردو الفاظ کے معانی سیکھ سکتے ہیں۔ نمونہ ایک پیسہ میں دفتر سے حاصل کریں

المشتہر: حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل تاجر کتب قادیان شریف

ٹٹ بٹ

موتی

مردانہ قوت
دماغی طاقت
جسمانی صحت
خون کی بہتات
ہاضمہ درست
پٹھے مضبوط
برقرار رکھنے کے لئے

ٹٹ بٹ موتی

ایک جادو اثر غذا ہے

ضروری نوٹ:۔ ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔

کتنا گیا گذرا اور ضعیف العمر آدمی کیوں نہ ہو پہلی ہی خوراک سے اثر نمایاں ہوگا

قیمت فی شیشی ۔/۳/۸ محصولڈاک علاوہ

سول ایجنٹ:۔ پرنس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۷۱۱ فورٹ بمبئی

Manufacturers TIT-BIT (INDIA) CO.

شہد

جن دوستوں کو کشمیر کے پہاڑوں کا شہد درکار ہو۔ وہ مجھ سے حسب ضرورت منگوائیں یا لکھیں۔ جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ان کیلئے شہد لایا جاسکے۔ یا جس ذریعہ سے منگوانے کا ارادہ رکھتے ہوں تحریر فرمادیں۔ قیمت ایک روپیہ فی سیر ہوگی۔ بیوپاریوں کیلئے خاص رعایت ہوگی۔

سید عطاء اللہ شاہ احمدی بمقام گدھ ضلع اودھم پور ریاست جموں کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

قادیان کے مختلف محلوں میں باموقعہ سکنی قطعات

ریلوے روڈ پر دوکانات کیلئے چند عمدہ قطعات!

خدا کے فضل سے جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ اور حسب دستور سابق قادیان دارالامان کی نئی آبادی کے نقشہ جات میں توسیع کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں محلہ جات دارالرحمت۔ دارالیسر دارالشکر وسطی۔ دارالوداد اور دارالبرکات میں نئے قطعات نکل آئے ہیں۔ ان قطعات کی موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے قیمت ہمیشہ واجبی لگائی جاتی ہے۔ جس میں خریدار کے فائدہ کا پہلو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ اور اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

علاوہ ازیں اس سال ریلوے سٹیشن سے شرقی جانب ریلوے روڈ پر دوکانات کیلئے بھی چند قطعات تجویز کئے گئے ہیں۔ یہ قطعات پچاس فٹ کی سڑک پر واقع ہیں۔ اور ہر قطعہ کے عقب میں بھی ایک گلی چھوڑی گئی ہے جو احباب دوکانات کے موقعہ کے خواہشمند ہوں وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ قادیان خدا کے فضل سے اب ایک شہری حیثیت رکھنے والا اور جلد جلد ترقی کرنے والا قصبہ ہے جسمیں ریل۔ بجلی۔ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کی تمام سہولتیں میسر ہیں۔ اس لئے جو دوست صاحب توفیق ہوں۔ ان کیلئے علاوہ دینی فوائد کے قادیان میں زمین خریدنا دنیوی لحاظ سے بھی فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف ان کا روپیہ محفوظ ہو جائیگا۔ بلکہ خدا کے فضل سے ان کی خرید کردہ زمین کی مالیت بھی دن بدن بڑھتی جائیگی۔ اور انشاء اللہ ان کا سودا ہم خرما و ہم ثواب کا موجب ہوگا۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن۔ ۱۰ دسمبر۔ آج صبح مسٹر روزویلٹ نے دنیا کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دس برس سے انٹرنیشنل معاملات میں جو بداخلاقی پیدا ہوگئی تھی۔ اب اس کی حد ہوچکی ہے۔ ہم نے جاپان کا چیلنج قبول کرلیا ہے۔ اور نہ صرف جاپان بلکہ دوسروں پر ظلم کرنیوالی ہر طاقت کو ہمیشہ کے لئے تہس نہس کرکے دم لیں گے۔ ہم نے بحرالکاہل میں امن قائم رکھنے کے لئے جس طرح ٹھنڈے دل سے کوشش کی۔ اس پر آج سے ہزار سال بعد بھی ہر ایک امریکن فخر کرسکے گا۔ اور صلح کے جھنڈے کی آڑ میں جاپان نے جو دھوکا بازی کی۔ اس پر ہزار سال بعد بھی اسی طرح نفرت کی جائے گی۔ جس طرح آج کی جاتی ہے۔ اس جنگ کی جتنی خبریں اب تک آئی ہیں۔ وہ خراب ہیں۔ ہوائی کے جزائر میں ہمیں ناکامی ہوئی ہے اور گوام دویک وغیرہ ہمارے ہاتھ سے شاید نکل گئے ہیں۔ لیکن جاپان کی یہ کامیابی بالکل عارضی ہے۔

لنڈن۔ ۹ دسمبر۔ لیبیا کے مشرق میں برطانی حملہ پھر شدید ہوگیا ہے۔ اور بیرونی فوجیں پھر ایک بار طبروق کی محافظ فوجوں سے جا ملی ہیں۔ سیدی رزیغ پر بھی دوبارہ قبضہ کرلیا گیا ہے۔

لنڈن۔ ۹ دسمبر۔ جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ مشرقی محاذ کی لڑائی پر روس کی سردیاں اب اثر انداز ہورہی ہیں سوویٹ انفارمیشن بیورو کا اعلان ہے کہ جرمنوں کو ٹولا کی سڑک سے ہٹادیا گیا ہے اور شمال میں وہ کالینن سے بھاگ رہے ہیں

لنڈن۔ ۹ دسمبر۔ برطانی گورنمنٹ نے جاپان۔ فن لینڈ۔ ہنگری اور رومانیہ کی حکومتوں کو لکھا ہے کہ وہ جنگ میں زہریلی گیس کے استعمال سے کلی طور پر مجتنب رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس لئے ان کو چاہیئے کہ وہ بھی اسے استعمال نہ کرنے کا یقین دلائیں۔

پشاور۔ ۹ دسمبر۔ آج یہاں سرکاری طور پر آٹے کا نرخ سات روپیہ فی من مقرر کیا گیا ہے

نیویارک ۹ دسمبر۔ واشنگٹن سے سرکاری طور پر خبر دی گئی ہے کہ ایک جاپانی ہوائی جہاز نیویارک سے صرف دو گھنٹہ کی پرواز کے فاصلہ پر ہے۔

ٹوکیو۔ ۱۰ دسمبر۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی افواج ۳۶ گھنٹوں کی شدید جنگ کے بعد شمالی ملایا کے اہم ترین بحری اور ہوائی اڈے کوٹا مارو پر قابض ہوگئی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ جاپانی ہند چینی کے ہوائی اڈوں سے برما کی سرحد کے قریب پیراشوٹوں سے فوجیں اتار رہے ہیں۔

لنڈن ۱۰ دسمبر۔ نازی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں شمالی سیام سے برما روڈ کی طرف روانہ ہوگئی ہیں۔ برما کے کمانڈر انچیف نے ایک خاص اعلان میں جاپانیوں کو انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے برما کا رُخ کیا۔ تو بحری بری اور ہوائی فوجیں انہیں پسپا کردینگی۔

نیویارک ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان کا ایک بہت بڑا جنگی جہاز جس پر ہوائی جہازوں کا ایک وسیع اڈا ہے۔ بحرالکاہل کے ایسے رقبہ میں پھر رہا ہے۔ جہاں سے اسکے ہوائی جہاز سان فرانسسکو پر حملہ کے لئے آجا سکیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسے تباہ کرنے کے لئے زبردست حملہ کی تجویز ہے۔

نیویارک ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپان گورنمنٹ نے سیام سے مطالبہ کیا ہے کہ مشرقی ایشیا کے نئے نظام میں شامل ہوجائے۔ تو اس کی آزادی کی گارنٹی دیدی جائے گی۔

کلکتہ ۹ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شہر میں کبھی کوئی گھگھو (وسل) نہ بجیگا۔ سوائے اس کے کہ ہوائی حملہ کے خطرہ کا اظہار مقصود ہو۔ اسی سلسلہ میں کارپوریشن کے تمام ملازموں کو ہدایت کردی گئی ہے کہ بغیر حصول اجازت شہر سے باہر نہ جائیں۔

الہ آباد۔ ۱۰ دسمبر۔ یو۔ پی گورنمنٹ کنبھ کے میلہ کے انتظامات کے لئے پانچ لاکھ روپیہ خرچ کررہی ہے۔ یہ میلہ گنگا اور جمنا کے اتصال کے درمیانی میدان میں ہوتا ہے۔ جس کا رقبہ دس مربع میل ہے۔

لاہور۔ ۹ دسمبر۔ مشہور کانگرسی ورکر ڈاکٹر ستیہ پال صاحب نے اپنی خدمات حکومت کے پیش کردی تھیں۔ اب انہیں کمشن دیکر کپتان بنا دیا گیا ہے۔ اور جنگی خدمات کے لئے بلالیا گیا ہے۔

نیویارک ۹ دسمبر۔ نیشنل براڈکاسٹنگ کمپنی نے برلین ریڈیو کے حوالہ سے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کی جنگ اب موسم سرما کے اختتام تک بند ہی سمجھی چاہیئے۔ روسٹوف کے محاذ پر جرمن لائنوں کو توڑ دیا گیا ہے۔ اب صرف مقامی لڑائیاں ہوں گی۔ بڑی لڑائی کوئی نہ ہوگی۔

ٹوکیو۔ ۹ دسمبر۔ جاپان ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانی فوجوں نے چین میں امریکہ اور برطانیہ کی تمام بستیوں پر قبضہ کرلیا ہے۔ شنگھائی میں برطانی اخباروں کی اشاعت جبراً بند کردی گئی ہے۔ امریکن اخباروں کے دفاتر پر قبضہ کرلیا گیا ہے۔

سیالکوٹ۔ ۹ دسمبر۔ پولیس نے ایک دکاندار کو آٹا فروخت کرنے سے انکار کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ اس کی دکان پر چھاپا مارکر آٹے کی بوریوں پر قبضہ کرلیا گیا۔

لنڈن۔ ۹ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے بورنیو میں فوج اتارنے کی کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ معلوم ہوا ہے کہ منیلا ریڈیو جاپانی بمباری سے تباہ ہوگیا ہے۔

لنڈن۔ ۹ دسمبر۔ مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں کہا کہ امریکہ کے جنگ میں الجھ جانے کی وجہ سے بہت ممکن ہے کہ اب ہمیں خود سارا سامان جنگ تیار کرنا پڑے

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے دو جنگی جہاز "پرنس آف ویلز" وزنی ۳۵ ہزار ٹن اور "ریپلس" وزنی ۳۲ ہزار ٹن ڈوب گئے ہیں یہ جہاز اس وقت ڈوبے جب ہمارا بیڑہ ملایا کے بچاؤ کے لئے سرگرم عمل تھا۔ پہلا جہاز ۳۹ء میں پانی میں اتارا گیا تھا۔ اور دوسرا ۱۶ء میں۔

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ اگرچہ شمالی ملایا میں جاپانی فوجیں گذشتہ ۲۴ گھنٹوں سے بہت زیادہ دباؤ ڈال رہی ہیں مگر انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ بہت سے جاپانی جہاز کوٹا بارو چٹان اور سنگورا کے آس پاس کھڑے ہیں۔ وہ شاید اپنی فوجوں کو رسد پہنچانے کی کوشش میں ہیں۔ آج کوانٹین کے شمال میں ملایا کے مشرقی کنارے پر دشمن نے فوجیں اتارنے کی کوشش کی۔ ہماری فوجیں ان کا سخت مقابلہ کررہی ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ ملک معظم نے ملایا کے گورنر کو پیغام بھیجا ہے کہ جاپان کے ظالمانہ حملہ کی وجہ سے سب سے پہلے آپ کو آزمائش میں سے گذرنا پڑا ہے۔ جس میں ہم آپ کے ساتھ ہیں امید ہے۔ آپ خدا اور ملایا کے ہر مرد و عورت کی مدد سے اس حملہ کو کچل دینگے۔

منیلا۔ ۱۰ دسمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپانیوں نے فلپائن کے سب سے بڑے جزیرہ لوازن پر فوجیں اتار دی ہیں۔ ایک فوج بردار جاپانی جہاز ڈبو دیا گیا ہے۔ گوام میں بھی اور جاپانی فوجیں اتر گئی ہیں۔

پونا۔ ۱۰ دسمبر۔ جنگی پیشبندی کے طور پر موسمی خبروں کی اشاعت ۱۲ دسمبر سے بند کردی جائے گی۔

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر۔ برما میں مزید کمک پہنچ گئی ہے۔ جس میں ہر قسم کے سامان سے مسلح ایک ہندوستانی کنٹنجنٹ بھی ہے۔

لنڈن۔ ۱۰ دسمبر جو جاپانی فوجیں ہانگ کانگ پر حملہ کررہی ہیں۔ انہیں سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی